امام اہلسنت سیدی امام احمد رضا قدس سرہ کی حیات طیبہ پر مختصر جامع تحریر

اعلیٰحضرت فاضل بریلوی اور کنز الایمان

ایک تعارف



مصنف

خلیفہ حضور تاج الشریعہ

خطیب دوراں حضرت مفتی محمد شاکر القادری صاحب "فیضی"

باہتمام

کاروانِ اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن

سلسلۂ اشاعت-۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام اہلسنت سیدی امام احمد رضا قدس سرہٗ کی حیاتِ طیبہ پر مختصر جامع تحریر

اعلیٰحضرت فاضل بریلوی اور کنزالایمان ایک تعارف

مصنف

خلیفہ حضور تاج الشریعہ

خطیب دوراں حضرت مفتی محمد شاکر القادری صاحب "فیضی"

بانی دارالعلوم ظہیرالاسلام ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ

وخطیب وامام حسینی مسجد، دھولی باؤڑی، اُودے پور

باہتمام

کاروانِ اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن

شاہی پارہ، پوسٹ مہوا بزرگ، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی) انڈیا۔موبائل9414343408

کلمات دعائیہ

از عطائے بزرگاں خطیب دوراں خلیفہ تاج الشریعہ و
خلیفہ بغداد مقدسہ استاذالعاملین مصنف کتب کثیرہ
مفتی محمد شاکرالقادری فیضی مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
عزیزم محمد شعیب رضا رضوی سلمہ المنان
السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ
بہت خوب دل مسرت و شادمانی سے جھوم اٹھا جب ہمیں یہ معلوم ہوا کہ آپ اپنے قیمتی وقت کو اکابرین اہل سنت و مسلک اعلی حضرت کے داعی مصنفین کی کتابوں کی پی ڈی ایف بناکر پوری دنیائے سنیت میں عام کر رہے ہیں یہ بہت اہم کام ہے اس کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی.
آپ نے یہ کام قطب عالم مرشد اجازت حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ کا فیض خاص کے حصول کیلئے جاری کیا ہے. یہ بھی بہت اہم خوبی ہے. آپ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ہماری کتاب ***اعلی حضرت اور کنزالایمان ایک تعارف*** اور دوسری کتابوں کی پی ڈی ایف بنا رہے ہیں .تو آپ کو اس فقیر کی جانب سے اجازت ہے اور دلی دعاہیکہ آپ سے
اسلام و سنیت کی خدمت, علمائے حقہ اہل سنت ,مسلک اعلی حضرت کے فروغ و دفاع اور تعلیمات صوفیائے عظام اولیائے کرام کی ترویج و تدوین اور نشر و اشاعت کا کام خدا عزوجل خوب لے اور دارین کی نعمتوں سے مالامال فرمائے . جملہ مشائخین اہل سنت بالخصوص قائد ملت تاج الصوفیہ جانشین و شہزادۂ سرکار تاج الشریعہ حضرت مفتی عسجد رضا قادری مدظلہ العالی والمتعالی قاضی القضاۃ فی الھند و ممتازالفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفی قادری مدظلہ العالی والمتعالی نائب قاضی القضاۃ فی الہند اور آپ کے والدین صاحبین کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور ان سب کا سایہ دراز سے درازتر فرمائے
اورآپ کیلئے عروج و بہار ہمیشہ مقدر بنادے .
آمین ثم آمین یارب العالمین
بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

دعا گو ودعاجو
گدااپنے کریم کا
شاکرالقادری فیضی
دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ آودےپور راجستھان
3/ رمضان المبارک 1441ھ

2020-04-27

بفیضِ روحانی پیرانِ پیرروشن ضمیر حضور سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام کتاب	:	اعلیٰحضرت فاضل بریلوی اور کنز الایمان ایک تعارف
مصنف	:	خطیب دوراں حضرت مفتی محمد شاکر القادری صاحب ''فیضی''
پروف ریڈنگ	:	حافظ وقاری ثالث القادری فیضی
ناشرین	:	عطائے مسعود محمد فیضان رضا قادری
		عطائے معین محمد نعمان رضا قادری
کمپوزنگ وطباعت	:	ہائی ٹیک کمپیوٹرس اینڈ پرنٹرس، جے پور (راجستھان) موبائل 9887895264
اشاعت اوّل	:	۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰۰۹ء
اشاعت دوم	:	۱۴۳۶ھ/۲۰۱۴ء بموقع عرس اعلیٰحضرت بریلی شریف۔
ناشر	:	محبوب الاولیاء فاؤنڈیشن شاہی پارہ، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

ملنے کے پتے:

- مکتبہ رحمانیہ رضویہ، درگاہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف۔
- فاروقیہ بکڈپو ۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی
- نوریہ بک ڈپو، براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)
- کتب خانہ امجدیہ، ۴۲۵، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی
- نظامی بک ڈپو، ڈومریا گنج، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)
- نورانی بک ایجنسی اترولہ بازار، بلرام پور

انتساب

سلطان الشہداء فی الہند، دافع بلا، مخزن شفاء، عاشق حبیب کردگار حضرت سید
سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالی عنہ
درگاہ معلی بہرائچ شریف یوپی۔ (شہادت ۴۲۴ ہجری)

سلطان ہندوستاں، خواجۂ خواجگاں، عطائے رسول، چمن فاطمہ کے پھول
وارث پنجتن، حضرت خواجہ معین الدین حسن المعروف خواجہ غریب نواز چشتی
رضی اللہ تعالی عنہ درگاہ معلی اجمیر شریف (وصال ۶۳۳ ہجری)

شیخ المشائخ شیدائے اعلی حضرت، شعیب الاولیاء حضرت صوفی شاہ
مولانا محمد یار علی قادری چشتی رضی اللہ تعالی عنہ
آستانہ عالیہ براؤں شریف (وصال ۱۳۸۷ ہجری)

تاجدار اہلسنت، ہم شبیہ غوث اعظم شہزادۂ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند
حضرت مفتی محمد مصطفی رضا قادری نوری رضی اللہ تعالی عنہ
درگاہ معلی بریلی شریف (وصال ۱۴۰۲ ہجری)

وجملہ اولیائے امت، علمائے اہلسنت علیہم الرحمۃ والرضوان، جن کی نظر کرم نے
بے شمار ذروں کو آفتاب بنادیا، نگاہ لطف وکرم کے امیدوار ہم بھی ہیں۔
گر قبول افتد زہے عزوشرف

گدا بارگاہ علماء و اولیاء
محمد شاکر القادری فیضی

تہدیہ

ناچیز

اپنی اس پیش کش کو

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، مرجع فتاوئ امام العلماء، وارث علوم اعلیٰ حضرت، عکس جمیل

حضور حجۃ الاسلام، فاتح عرب وعجم جانشین حضور مفتی اعظم المعروف بہ حضور تاج الشریعہ

حضرت علامہ مولانا **مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری** دامت برکاتہم العالیہ

(قاضی القضاۃ فی الہند و بانی مرکز الدراسات الاسلامیہ، جامعۃ الرضا بریلی شریف)

کے نام کر کے شرف وافتخار حاصل کر رہا ہے، جن کی صحبت بابرکت،

نگاہ کیمیا راہ ہدایت کے لئے کافی ہے۔

دعا جو

محمد شاکر القادری فیضی

خطیب و امام حسینی مسجد، دھولی باوڑی،

الوطن: شاہی پارہ، پوسٹ مہوا برگ، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

فہرست

کلماتِ دعائیہ

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، شہزادۂ حضور تاج الشریعہ منبع فیوض و برکات حضرت العلام

مفتی محمد عسجد رضا صاحب قبلہ قادری مدظلہٗ العالی والنتعالی

قاضی شہر بریلی شریف، و ناظمِ اعلیٰ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا بریلی شریف

میرے جد امجد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمۂ قرآن حضور اقدس نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبا ہوا ہے، کنز الایمان کے محاسن و فضائل اور اردو ادب کے لب و لہجہ پر بہت سارے اہل علم و دانش نے طبع آزمائی اور خصوصیات بیان کیں ہیں۔ اسی سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے عزیز محترم حضرت مولانا شاکر القادری سلمہ اللہ تعالیٰ نے ''اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور کنز الایمان ایک تعارف'' لکھ کر عشاقانِ رضا کے ذہن و فکر اور دل و دماغ کو سکون پہنچانے کا ایک اہم فریضہ انجام دیا ہے۔

فقیر مولانا کے لئے بارگاہِ رب العزت میں دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف سے زیادہ سے زیادہ دین و مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت لے اور اس کتاب کو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قبولیت سے شرفیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دعا گو

فقیر محمد عسجد رضا قادری غفرلہٗ

ناظم اعلیٰ مرکز الدراسات الاسلامیہ، بریلی شریف

تقریظ جمیل

سلطان القلم خطیب الاسلام ادیب شہیر جامع معقول ومنقول حضرت العلام

قاری عبدالرحمٰن صاحب قادری مدظلہ العالی

استاذ مرکز اہل سنت جامعہ منظر اسلام وایڈیٹر ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف۔

خدمت اسلام اور تبلیغ دین کے پانچ طریقے ہیں۔(۱) امامت و خطابت۔(۲)وعظ و بیان۔(۳) بیعت وارشاد۔(۴) درس وتدریس(۵)اور تصنیف وتالیف۔ان پانچوں میں سب سے زیادہ مشکل، مؤثر اور نافع طریقہ ''تصنیف وتالیف'' ہے۔ہمارے اسلاف نے سبھی طریقوں سے مذہب اسلام کی بےلوث خدمت انجام دی۔ان کی خدمت جلیلہ اور مساعیٔ جمیلہ ہی کا اثر وصلہ ہے کہ آج دورپُرفتن اور عہد کش مکش میں بھی اسلام کا سدا بہار گلشن لہلہا رہا ہے۔اور طوفانِ مخالفت کی زد پر بھی سنّیت کا چراغ صداقت وحقانیت کا نور ہر جانب پھیلا رہا ہے۔اسلام سنّیت کا روشن چراغ بجھانے کی ناکام کوششیں ماضی میں بھی کی گئیں اور آج بھی جاری وساری ہیں مگر ؂

نورِ حق، شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون؟
جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون؟

تاریخ لوح وقلم میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا کوئی جواب نہیں،انھوں نے عقائد واعمال ومسائل کے مختلف موضوعات پر ایک ہزار سے زائد تحقیقی کتابوں کا ایسا عظیم ومنفرد اور نادرو بےمثال

ذخیرہ اہل جہان کے لئے چھوڑا ہے جو بندوں کی ہدایت ورہنمائی اور دشمنانِ دین کی سرکوبی کے لئے کافی ووافی ہے۔

ان کی فیض رساں کتابیں سرچشمۂ ہدایات و برکات ہیں بے شمار افراد کی تاریک زندگیاں ان روشن کتابوں کے نور سے جگمگا اٹھیں، لاکھوں معتبر اور حقانی کتابیں اعلیٰ حضرت کی کتابوں کی بدولت منظر عام پر آئیں۔

الحمدللہ! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ کی تصانیف جلیلہ کی روشنی میں اپنا تصنیفی و تالیفی سفر جاری رکھنے والی معتبر شخصیات میں ایک تابندہ نام عاشق اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا مفتی محمد شاکر القادری فیضی کا بھی ہے، جو درس و تدریس، امامت و خطابت، وعظ و بیان اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ دینی و مسلکی خدمات کی انجام دہی میں شب و روز مصروفِ عمل ہیں، صوبہ راجستھان کے مشہور و معروف شہر اودے پور میں رہ کر موصوف پورے راجستھان بلکہ بیرون راجستھان بھی مسلک اعلیٰ حضرت کے سورج کی شعاعیں تقسیم کرنے میں مصروف ہیں۔

فاضل جلیل حضرت مولانا شاکر القادری صاحب کی اسلامی و اصلاحی کتابوں کے چند مضامین مختصر وقت میں کہیں کہیں سے ملاحظہ کئے الحمدللہ! انداز منفرد و یگانہ اور مؤثر دلپذیر نظر آیا۔

اس سے قبل بھی موصوف کی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ معلومات کے موتیوں سے لبریز اور حقائق و معانی کی خوشبو سے معطر پائی گئیں۔

راقم الحروف (عبدالرحمٰن خان قادری بریلوی) محب محترم حضرت مولانا شاکر القادری صاحب فیضی کے علمی و تصنیفی ذوق سے انتہائی متاثر و مانوس ہوکر ان کو

ہدیۂ مبارکبادی پیش کرتا ہے، پڑھنے لکھنے سے بہتر کوئی ذوق نہیں، اور یہ ذوق مولانا موصوف کے حصے میں آیا۔ (اللّٰھم زِدْ فَزِدْ)

بارگاہِ رب العٰلمین میں دعا ہے کہ مولائے کریم بطفیل رسول رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم صاحب کتاب حضرت مولانا شاکر القادری صاحب کی تصانیف کو شرف قبولیت سے مشرف فرما کر ان کے لئے نجات وفلاح کا باعث اور اہل جہان کے لئے ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ نیز اضافۂ معلومات کا سبب بنائے۔
آمین یارب العٰلمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

۳ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ
احاطہ مبارکہ درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

احوالِ واقعی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَکَ الْحَمْدُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

دنیائے اسلام میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی ذات محتاجِ تعارف نہیں۔ دنیائے علم وحکمت میں عبقری صفات کے حامل اور یگانۂ روزگار، اعلیٰ حضرت ان علمائے ربانین، صوفی باصفا، مردانِ حق آگاہ میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مقامِ ولایت وقطبیت کے ساتھ مجددیت کا منصب جلیل عطا فرمایا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فقہ وفتاویٰ، تفسیر وکلام اور سیر وتاریخ کے دامن میں اپنے علم وفضل کے جوانمٹ نقوش ثبت کئے ہیں وہ آج بھی آبدار موتی کی طرح چمک دمک رہے ہیں، اور ان سے عالم انسانیت فیضیاب ہورہی ہے، اور صبحِ قیامت تک ہوتی رہے گی، ایسے عظیم و جلیل شخصیت پر کچھ لکھنا سورج کو ہلکا دِیا دکھانے کے مانند ہے لیکن یہ سمجھ کر آگے بڑھا ہوں کہ غلاموں میں نام آجائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب عالم کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل قبول عام وخاص فرمائے۔

العارض

محمد شاکر القادری فیضی اودے پور

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب

غیرت مند پٹھانوں کی سرزمین افغانستان کے شہر قندھار کے موقر و محترم قبیلہ بڑیچ پٹھان کے جس شہزادے اور نامور جرنیل حضرت سعید اللہ خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے ہندوستان کو اپنا مسکن و وطن بنایا آج الحمد اللہ! اسی ہندوستان کے شہر بریلی شریف میں ان کی بارہویں پشت کا سلسلہ چل رہا ہے، اور اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں رضی المولیٰ عنہ کی چھٹی پشت یہاں آباد ہے۔ شجرۂ نسب حسب ذیل ہے۔

حضرت سعید اللہ خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ والیانِ قندہار کے خاندان کے ایک شاہزادے تھے، ولی عہدی کے معاملہ میں خاندانی اختلاف کی وجہ سے آپ بد دل ہو کر نادر شاہ کے ہمراہ مغل بادشاہ محمد شاہ کے عہد میں ہندوستان تشریف لائے۔ یہاں آپ کی بڑی قدر و منزلت ہوئی اور آپ کو شاہی فوج میں شش ہزاری عہدہ پر فائز کیا گیا۔

حضرت سعادت یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت سعید اللہ خاں صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ شاہی دربار میں وزیر مالیات تھے۔ آپ کی دیانتداری اور اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے سلطان محمد شاہ نے بدایوں کے کئی مواضعات عطا کئے تھے۔ یہ جاگیر ۱۹۷۶ء تک اسی خاندان کے لوگوں کے پاس رہی۔

حضرت محمد اعظم خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سعادت یار خاں کے صاحبزادے ہیں، آپ بھی دربارِ شاہی میں عہدۂ وزارت پر فائز تھے۔ بعد میں آپ کا دل دنیا سے اچاٹ ہوگیا اور آپ نے سلطنت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوکر درویشی اختیار کی اور زہد و تقویٰ نیز تصوف و طریقت میں بڑی اعلیٰ منزلیں طے کیں آپ سے کرامتوں کا صدور ہوا ہے۔

حضرت حافظ کاظم علی خاں صاحب قدس سرہ العزیز

حضرت حافظ کاظم علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد اعظم خاں صاحب قدس سرہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ بدایوں کے تحصیلدار تھے، آپ ہی کے زمانہ میں حکومتِ مغلیہ کا زوال شروع ہوگیا تھا۔ آپ کو دربارِ اودھ سے ایک جاگیر عطا ہوئی تھی۔ ۱۹۵۴ء میں جب کانگریس حکومت نے دیہی جائدادوں کو ضبط کرنا شروع کیا تو اس جاگیر کو بھی ضبط کرلیا۔ البتہ موضع کرتوالی کی کھیتی کی زمینیں اسی خاندان میں ۱۹۷۷ء تک رہیں، لیکن اب ختم ہوگئیں۔ حافظ کاظم علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کے تین صاحبزادے تھے۔

(۱) امام العلماء حضرت مولانا رضا علی خاں رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت حکیم تقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت جعفر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ

امام العلماء حضرت مولانا رضا علی خاں رحمۃ اللہ علیہ

آپ ہی سے خاندان اعلیٰ حضرت میں علم وفضل اور دینی تبلیغ کا دور دورہ عام ہوا۔ آپ ایک عظیم عالمِ ربانی اور اپنے دور کے مرجع فتاویٰ تھے۔ آپ کے شاگرد مولانا علمی کے نام سے جمعہ وعیدین کے جو خطبے ''خطبۂ علمی'' کے نام سے مشہور ہیں وہ دراصل آپ ہی کی تصنیف کردہ ہیں۔ البتہ اس خطبہ میں جو اشعار ہیں وہ مولانا علمی ہی کے ہیں۔ آپ کا وصال ۱۸۶۶ء میں ہوا، اس وقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی عمر دس سال تھی، آپ سے بھی کئی کرامتوں کا صدور رہوا۔

رئیس الاتقیاء حضرت مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ

آپ امام العلماء حضرت مولانا رضا علی خاں فخر اللہ مرقدہ کے صاحبزادے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد ہیں۔ آپ بھی اپنے دور کے عظیم عالمِ دین، مفتی اور متعدد کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ جن میں ''سرور القلوب فی ذکر المحبوب'' اور سورۂ الم نشرح کی تفسیر بنام ''الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح'' بہت مشہور ہیں۔

آپ نے اور آپ کے صاحبزادۂ اکبر اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے مارہرہ مطہرہ اور حج وزیارت کا سفر ایک ساتھ کیا۔ اعلیٰحضرت نے آپ کے علم و فضل کی بڑی تعریف کی ہے اور آپ ہی اعلیٰحضرت کے اصل استاذ بھی ہیں۔ آخری ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء کو آپ نے وصال فرمایا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہٗ

ولادت مبارکہ:

شیخ الاسلام والمسلمین حجۃ اللہ فی الارضین معجزۃ من معجزات رسول العلمین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی ولادت سے قبل کسی مردِ صالح نے اعلیٰ حضرت کے بابت ایک خواب دیکھا اور پھر اسے اعلیٰحضرت کے دادا امام العلماء مولانا رضا علی خان صاحب علیہ الرحمہ سے بیان کیا۔ دادا صاحب نے خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ ان کا ہونے والا پوتا اپنے زمانہ کا بہت بڑا عالم ہوگا اور اس کے ذریعہ دینِ متین کی ایسی خدمت ہوگی کہ اس کا نام سارے زمانے میں پھیل جائے گا۔

تاریخہائے ولادت:

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے خود فرمایا کہ الحمد للہ! میری تاریخ ولادت اس آیت کریمہ میں ہے۔ ''اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ'' (پ۲۸، سورہ مجادلہ آیت ۲۲)

''یعنی یہی وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی''۔ (کنزالایمان)

اپنی ولادت کا ایک مادہ تاریخ سیدی اعلیٰ حضرت نے ''المختار'' ۱۲۷۲ھ نکالا ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی تاریخِ ولادت ۱۰ رشوال المکرم

۱۲۷۲ھ، ۱۴؍ رجون ۱۸۵۶ء بوقت ظہر ہے، ہندی تاریخ ۱۱؍ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ سمبت مقام محلّہ جسولی (اب محلّہ ذخیرہ لگتا ہے) بریلی شریف ہے۔

عقیقہ:

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے جد امجد نے "محمد" نام پر آپ کا عقیقہ کیا اور پکارنے کا نام "احمد رضا" تجویز فرمایا۔ بعد میں خود آپ نے اپنے نام سے پہلے "عبدالمصطفیٰ" لکھنے کا التزام فرمایا۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی والدہ ماجدہ آپ کو پیار سے "امّن میاں" کہہ کر پکارتی تھیں۔ آپ بہت ہی نیک، سخی، دین دار و تقویٰ شعار، پاکباز اور شوہرِ نامدار کی اطاعت شعار تھیں۔ آج "اعلیٰ حضرت" جو کہ "اعلیٰ حضرت" امام احمد رضا کا لقب و خطاب ہے، یہ ان کا علم بن گیا ہے۔ آپ "امام احمد رضا" کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں اور عوام و خواص آپ کو "مجدد دین وملت"، "امام عشق و محبت فاضل بریلوی اور شیخ الاسلام والمسلمین" کہہ کر بھی یاد کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے بھائی بہن:

برادران:

(۱) استاذِ زمن مولانا حسن رضا خاں حسنؔ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) مولانا محمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

بہنیں:

(۱) حجاب بیگم، (۲) احمدی بیگم، (۳) محمدی بیگم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا: ایک نظر میں

☆ چار سال کی عمر میں قرآن شریف کا ناظرہ ختم فرمایا۔

☆ چھ سال کی عمر میں پہلی تقریر فرمائی۔

☆ آٹھ سال کی عمر میں کتاب ''ہدایۃ النحو'' پر شرح لکھ کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا۔

☆ دس سال کی عمر میں ''مسلم الثبوت'' پر حاشیہ لکھا۔

فراغت:

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہ ۱۴؍شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۹؍نومبر ۱۸۶۹ء بعمر ۱۳؍سال دس ماہ ۴ دن علومِ مروجہ سے فارغ ہوئے اور اسی دن سے مسند افتاء پر فائز ہو گئے۔ فضیلت تک کی پوری تعلیم آپ نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ سے ہی حاصل کی۔

پہلا فتویٰ:

۱۴؍شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کو آپ نے اپنا پہلا فتویٰ ''مسئلۂ رضاعت'' پر لکھا۔

شادی خانہ آبادی:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی شادی ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۸۷۴ء محترمہ ''ارشاد بیگم'' بنت جناب شیخ ''فضل حسین'' صاحب سے ہوئی۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی اہلیہ محترمہ بہت ہی متقیہ اور عابدہ زاہدہ تھیں۔ زیادہ وقت نماز نوافل میں گزارتی تھیں۔ آپ اپنے شوہر یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت خدمت کرتی تھیں۔ بہت ہی نیک، اطاعت شعار خدمت گزار اور غرباء پرور خاتون تھیں۔

بیعت وخلافت:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور آپ کے والد ماجد رئیس الاتقیاء حضرت مفتی نقی علی خاں قدس سرہ العزیز حضرت مولانا تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی قدس سرہٗ العزیز کی معیت میں ماہ جمادی الاوّل ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ء مارہرہ مطہرہ جاکر خانقاہِ عالیہ برکاتیہ کے اس وقت کے صاحب سجادہ حضرت خاتم الاکابر علامہ سید آلِ رسول احمدی رضی المولیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت سیدنا آلِ رسول احمدی نوّر اللہ مرقدہٗ نے دونوں حضرات کو بیعت فرما کر تمامی سلاسل کی خلافت و اجازت مرحمت فرمائی۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے تعلق سے سرکار آلِ رسول احمدی نے فرمایا۔ ''قیامت میں جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ آلِ رسول ہمارے لئے کیا لایا تو میں اپنے مولوی احمد رضا خاں کو پیش کردوں گا۔''

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کی اولاد امجاد

۱ حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں۔
۲ حضرت مفتیِ اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں
۳ مصطفائی بیگم۔
۴ کنیز حسن۔
۵ کنیز حسین۔
۶ کنیز حسنین۔
۷ مرتضائی بیگم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

پہلا حج وزیارت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اپنے پہلے حج وزیارت کا شرف اپنے والدِ محترم حضرت مولانا نقی علی خاں قدس سرہٗ العزیز کے ساتھ ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں حاصل کیا۔ اس حج وزیارت کے موقع پر علمائے حرمین شریفین نے اعلیٰ حضرت کو "ضیاء الدین" کے لقب سے یاد کیا۔

دارالعلوم منظر اسلام کی بناء

جب ہندوستان انگریزوں کے قبضہ میں آیا اور یہ ملک تاجِ برطانیہ کے زیرِ نگیں ہوگیا تو انگریزوں نے دینی مدارس اور علماءِ حق کو بھی فرنگی رنگ میں رنگنے کی کوشش شروع کر دی۔ علمائے حق کو اذیتیں دینی

شروع کیں اور مدارسِ دینیہ کا صفایہ شروع کردیا اور بد مذاہب کے مدرسوں میں اپنے مطلب کی تعلیم رائج کراکر انہیں فروغ دینے میں لگ گئے۔ سنی مدارس رفتہ رفتہ زوال پذیر ہوتے چلے گئے، ایسے عالم میں سنی مدارس کے قیام اور ان کے فروغ کی شدید ضرورت محسوس ہوئی، تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ایک سید صاحب کی فرمائش اور حضرت ملک العلماء علامہ ظفر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی شدید خواہش نیز اس وقت کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں دارالعلوم منظر اسلام کی بنیاد رکھی اس دارالعلوم پر اس کی تاسیس کے روزِ اول سے ''مدرسہ اہلسنّت'' کا لیبل چسپاں ہوگیا، آج یہ الحمد للہ ''مرکز اہلسنّت'' ہے۔ حضرت ملک العلماء علامہ مولانا ظفر الدین صاحب عظیم آبادی (بہار) ہی اس دارالعلوم کے پہلے فاضل ہیں۔

دوسرا حج وزیارت

امام اہلسنّت اعلیحضرت قدس سرہ نے اپنے دوسرے حج وزیارت کا شرف ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں حاصل کیا۔ آپ کے اس سفر حج وزیارت کو تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ اس موقع پر آپ کے خلفِ اکبر حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ مفتی حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ تھے۔

حسام الحرمین پر تصدیقات:

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ نے اسی حج وزیارت کے

موقع پر دیوبند کے عناصر اربعہ۔مولوی رشید احمد گنگوہی ، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی قاسم نانوتوی، نیز مرزا غلام احمد قادیانی کی کفری عبارتوں کو حرمین شریفین کے علماء و مشائخ کے سامنے پیش کرکے ان کے خلاف فتویٰ لیا۔ان حضرات نے ان پانچوں پر کفر و ارتداد کا حکم لگایا اور اس پر شک کرنے والوں کو بھی اسی زمرہ میں رکھا۔''یعنی من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر''۔یہ فتویٰ بنام''حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین''شائع ہوا۔علاوہ اس کے بر صغیر ہندو پاک کے ۲۶۸ علماء نے بھی اس کی تصدیق کی اور ایک کتاب ''الصوارم الہندیہ'' کے نام سے شائع ہوئی۔

یہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اہم تجدیدی کارنامہ ہے۔''حسام الحرمین'' پر علمائے حرمین طیبین اور دیگر بلاد اسلامیہ نے تقاریظ بھی لکھیں۔اس کا ترجمہ امام احمد رضا محقق بریلوی قدس سرہ کے بھتیجے اور خلیفہ علامہ مفتی حسنین رضا خاں علیہ الرحمہ نے کیا۔

الدولة المکیة کی تصنیف:

اسی حج و زیارت کے موقعہ پر علمائے عرب کی فرمائش پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے بخار کی حالت میں بغیر کسی کتاب کی مدد کے حضور نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کے اثبات میں آٹھ گھنٹے میں بہت ہی فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک معرکۃ الاراء کتاب'' الدولة المکیة

بالمادۃ الغیبیہ'' تحریر فرمائی، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کے ثبوت میں نقلی و عقلی دلائل کے انبار لگا دیئے، اس کتاب پر بھی حرمین شریفین اور دوسرے اسلامی بلاد کے مشاہیر علماء و مشائخ نے تقریظات رقم کیں۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ حضور حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خاں علیہ الرحمہ نے کیا۔

کفل الفقیہ الفاھم:

کرنسی نوٹ کے جواز پر کتاب ''**کفل الفقیہ الفاھم**'' کی تصنیف۔ اس حج و زیارت کے موقع پر علمائے عرب کا استفتاء آیا ''کاغذ کا نوٹ جائز ہے یا نہیں؟'' اس پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے عربی زبان میں بہت ہی تحقیقی کتاب بنام ''کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم'' لکھی۔ اس پر علمائے عرب عش عش کر اٹھے اور ایک عربی عالم برجستہ پکار اٹھے کہ ہم اہل عرب اس کا جزیہ نہ تلاش کر سکے اور ایک ہندی عالم بازی مار لے گیا۔ زیر نظر تصنیف میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کاغذ کے نوٹ کے جواز پر ثبوت دینے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے لئے '' بے سودی بینک'' اور'' کاروبار کے طریقے'' تحریر فرمائے ہیں۔ تجارتی اور معاشی نظریات سے یہ تصنیف بہت ہی اہمیت اور افادیت کی حامل ہے۔

اعلیٰ حضرت کے تجدیدی واصلاحی کارنامے

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا عہد متحدہ ہندوستان (برصغیر ہندو پاک) کے مسلمانوں کے لئے بہت ہی پُر آشوب عہد

تھا۔ ایک طرف ملک پر فرنگی اقتدار اور عیسائی مشنریوں کے اسلام پر حملے، علاوہ ازیں جگہ جگہ باطل فرقوں کا وجود اور مختلف سیاسی، سماجی، معاشی، تہذیبی و تعلیمی تحریکات اور سب کی سب اسلام اور مسلمانوں پر ہی حملہ آور۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے بنام اسلام جنم لینے والے باطل فرقوں، رفض، تفضیلیت، وہابیت، دیوبندیت، سلفیت، (اہلحدیث) چکڑالویت، (اہل قرآن)، نیچریت، قادیانیت، ندویت وغیرہ نیز نصرانیت، آریہ، سماجیوں کی ریشہ دوانیوں، باطل سائنسی نظریات اور غیر اسلامی افکار کا تنِ تنہا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ردّ بلیغ فرمایا اور اپنے علم و قلم کی توانائی اور عشق مصطفوی کے تب و تاب سے سب کو پارہ پارہ کردیا۔

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے دیوبندی مولویوں، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی قاسم نانوتوی کی اہانت آمیز اور کفریہ عبارتوں پر بروقت گرفت فرمائی، اور ان عبارتوں کو علمائے عرب و عجم کے سامنے پیش فرما کر ان مولویوں کے کفر و ارتداد کو آشکارا فرمایا، اور قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہم پر کفر و ارتداد کا فتویٰ لگایا۔ نیز ندوہ کا بھی ردّ بلیغ فرمایا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے بدعات و منکرات اور تمام غیر اسلامی رسم و رواج کا بھی ردّ کیا۔ مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور اصلاح کے لئے اپنی تصنیف "تدبیرِ فلاح و نجات و اصلاح" کے توسط سے ۱۹۱۲ء میں معاشیات، بینک کاری، تجارت، سیاسیات اور علم دین پر چار اہم نکات پیش فرمائے۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے عرس و فاتحہ، نذر و نیاز کے جواز پر فتاویٰ دیئے۔ شمع عشق رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہر شہر سے لے کر گھر گھر اور قلب و جگر و فکر و نظر میں فروزاں کر دیا۔ صحابۂ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیاء و علماء کی عقیدتوں کے بھی چراغ روشن کئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ "الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ" کی جیتی جاگتی مکمل تصویر تھے۔ امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعدائے اسلام اور گستاخان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے برہنہ شمشیر اور غلامان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے شاخ گل کی مانند لچکدار تھے۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اپنے ذریعہ نقلی اور عقلی علوم و فنون کہ جن میں سائنسی، ریاضی، تجارتی، سیاسی، معاشی اور عمرانی علوم و فنون بھی شامل ہیں کے توسط سے ردِ بد مذہباں، ردّ بدعات و منکرات، مسلمانوں کی صلاح و فلاح اور خدماتِ دین کے کارہائے نمایاں انجام دیئے، امام احمد رضا محقق بریلوی نے قومیت کی تشکیل فرمائی، سنی مسلک کی بنیاد پر مسلمانوں کے اتحاد پر زور دیا۔ آپ نے ہر طرح سے اسلام کا بول بالا کیا، حق کا اجالا کیا اور باطل کا منھ کالا کیا۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا کے پیش کردہ عقائد

۱۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے ہر عیب و خطا سے پاک ہے، جسم و جسمانیت، مکان و زمان جہت و سمت سے پاک ہے۔ وہی خالق و مالک ہے، وہی رب ہے، معبود ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا یعنی "حی و قیوم" ہے۔

۲۔ حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے نور اور ایجادِ عالم کا مادہ ہیں۔

۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں، زندۂ جاوید رسول ہیں۔

۴۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی مخلوق اول، نبی اول، رسول اول، نبی و رسولِ آخر ہیں، سارے نبیوں اور رسولوں کے سید و سردار ہیں۔ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔

۵۔ حضور غیب داں رسول ہیں۔

۶۔ حضور شافع محشر ہیں۔

۷۔ حضور رحمۃ للعالمین ہیں۔

۸۔ حضور دونوں عالم کے مالک و مختار ہیں۔

۹۔ حضور کو معراجِ جسمانی تھی۔

۱۰۔ حضور کے معجزات برحق ہیں۔

۱۱۔ انبیاء معصوم ہیں اور صحابہ اہل بیت و اولیاء محفوظ ہیں۔

۱۲۔ میلاد، نذر و نیاز فاتحہ، چہلم، عرس وغیرہ جائز ہیں۔

۱۳۔ استمداد و توسل جائز ہے۔

۱۴۔ ندا جائز ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اور یہی اصل اسلامی عقیدہ و سنی مسلک ہے اور اسی کو فی زمانہ ''مسلک اعلیٰحضرت'' کہا جاتا ہے یہ کوئی نیا مذہب و مسلک نہیں ہے۔

چودہویں صدی کے مجدد

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ۱۴ ارویں صدی ہجری کے مجدد ہیں ان کی مجددیت کا اعلان علمائے حرمین طیبین و دیگر بلادِ اسلامیہ کے علماء ومشائخ اور برصغیر کے علماء ومشائخ نے کیا، انہیں ۱۴ ارویں اسلامی صدی کا مجدد تسلیم کیا انہیں عرب کے علماء ومشائخ نے ''مجدد امۃ''، ''برکت الزماں''، ''قطب الارشاد'' وغیرہ کے القاب سے یاد کیا۔

اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت

مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے نہ کسی سیاستداں سے تعلق رکھا نہ کسی سیاسی پارٹی یا کسی سیاسی سیاست سے۔ البتہ انہوں نے مسلمانوں کو ان کے دین وعقائد نیز جان و مال، عزت آبرو کے تحفظ اور غلبۂ اسلام کے لئے انہیں سیاسی شعور ضرور عطا کیا اور اپنی سیاسی بصیرت کو بروئے کار لائے۔

آپ نے ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹۱۷ء میں ''جماعت رضائے مصطفےٰ'' قائم فرمائی، آپ نے ''ہجرت تحریک، جہاد تحریک، تحریک خلافت وتحریک ترک موالات'' وغیرہ سے مسلمانوں کو خبردار کیا اور ان تحریکات کا ردّ بلیغ فرمایا۔

اعلیٰحضرت کی مجددیت کا اعتراف اور تاثرات

۱۔ حضرت علامہ شیخ عبداللہ ذہنی دحلان مسجد حرام مکہ معظمہ:

پاک ہے وہ ذات جس نے اس کے مؤلف (مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ) کو فضائل و کمالات سے مشرف و مختص فرمایا اور اسے زمانے کے لئے چھپا رکھا۔ بالآخر وقت آنے پر ظاہر فرما دیا۔

(تقریظ الدولۃ المکیۃ)

۲۔ حضرت شیخ موسیٰ علی شامی مدنی

امام الائمہ، ملت اسلامیہ کے مجدد، نورِ یقین اور نورِ قلب کو تقویت دینے والے یعنی شیخ احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں ان کو قبول و رضوان عطا فرمائے۔

(تقریظ الدولۃ المکیۃ)

۳۔ شیخ اسمٰعیل بن سید خلیل علیہ الرحمہ حافظ کتب الحرام مکہ معظمہ:

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے عالم باعمل، عالم فاضل، صاحب مناقب و مفاخر جس کو دیکھ کر یہ کہا جائے کہ اگلوں پچھلوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔ یکتائے روزگار، وحید عصر، شیخ احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا۔ اور وہ کیوں ایسا نہ ہو کہ علمائے مکہ معظمہ، اس کے لئے ان فضائل کی گواہی دے رہے ہیں۔ اگر وہ اس مقامِ رفیع پر متمکن نہ ہوتا تو علمائے مکہ

معظمہ اس کے لئے یہ گواہی نہ دیتے۔ ہاں ہاں میں کہتا ہوں کہ اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو حق و صحیح ہے۔

(تقریظ الدولۃ المکیۃ)

۴۔ حضرت شیخ محمد کریم اللہ مہاجر مدنی:

میں کئی سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں ہندوستان سے ہزاروں صاحب علم آتے ہیں ان میں علماء، صلحاء اور اتقیاء بھی ہوتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہ شہر کے گلی کوچوں میں مارے مارے پھرتے ہیں کوئی بھی ان کو مڑ کر نہیں دیکھتا لیکن (فاضلِ بریلوی کی عجیب شان ہے) یہاں علماء اور بزرگ بھی ان کی طرف جوق در جوق چلے آرہے ہیں اور ان کی تعظیم و تکریم میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اللہ کا خاص فضل ہے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے۔

(تقریظ الدولۃ المکیۃ)

۵۔ فقیہ جلیل حضرت مولانا سید اسمٰعیل بن مولانا سید خلیل علیہما الرحمہ مکہ معظمہ:

چند فتاویٰ اعلیٰ حضرت کے مطالعہ کے بعد لکھا کہ بخدا میں کہتا ہوں کہ اور سچ کہتا ہوں کہ اگر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ (اعلیٰ حضرت کے فتوے کو ملاحظہ فرماتے) تو امام اعظم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور فتویٰ لکھنے والے (اعلیٰ حضرت) کو اپنے شاگردوں (امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر) وغیرہ کے طبقے میں شامل کرتے۔

۶۔ حضرت علامہ ہدایت اللہ بن محمود سندھی مہاجر مدنی:

آپ اعلیٰ حضرت کے اسم مبارک، اعزاز واکرام کے بارے میں لکھتے ہیں: وہ (امام احمد رضا) شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد اعظم، حامی سنیت، ماحی بدعت، محدث عصر فقیہ دہر ہیں۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا کا مسلک اور مشن

اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اصل عقائد اسلامی پیش فرمائے ہیں وہی ان کا مسلک ہے۔ اس کی وضاحت ماسبق اوراق میں کی جاچکی ہے۔ ''مشن، مسلک۔ مقصد قریب قریب مترادف المعانی ہیں تاہم مسلک اور مشن میں کچھ فرق ضرور ہے۔ امام احمد رضا کا مشن تھا دین وسنیت کی ترویج واشاعت اور عشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا فروغ، عشق نبی ہی ایمان ہے، اور وہی جان ہے۔ فرماتے ہیں:

جان ہے، عشق مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا ناز دوا اٹھائے کیوں

اللہ کی سر تا بہ قدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انساں وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے عشق نبوی کے حوالے سے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل یعنی سادات کرام کے ادب واحترام ومحبت کی تعلیم وتلقین فرمائی اور عمل کر کے دکھایا۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اہل بیت اطہار کی محبت بھی محبت نبوی ہی ہے اور ان سے محبت وعقیدت نیز صحابۂ کرام سے محبت وعقیدت بھی عشق رسول کی محبت کا اظہار ہے اور یہ جزوِ ایمان ہے:

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

اولیاء وعلماء

رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائبین ہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے ان کی محبت، ان کی عقیدت اور ادب واحترام کو بھی ایمان کا حصہ قرار دیا ہے، اولیاء سے استمداد کو جائز فرمایا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیائے کرام، اصحاب وعترت اور اولیائے کرام کے آثار وتبرکات کی زیارت کو باعثِ ثواب اور ان کے ادب واحترام کے جواز کا بھی فتویٰ دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ، عاشق کا نام

نہیں عشق کا نام ہے، آپ عشقِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زندہ پیکر تھے۔
امام احمد رضا عالم کا نام نہیں علم کا نام ہے۔ایسا عظیم عالم وفقیہ ومفتی اور عبقری چند صدیوں تک دیکھا نہیں گیا اور نہ اب تک ان کا مثل ومثیل نظر آیا۔

مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی علم وفضل کے بحر بیکراں ، نادرِ روزگار، خلاصۂ لیل ونہار مشکلات علوم کے عقدہ کشا اور فضائل وفتاویٰ کے دریا کا نام ہے۔

آپ جیسا عظیم نعت گو نعتیہ شاعری کے پانچ صد سالہ (پانچ سو سال کی) تاریخ میں دوسرا نظر نہیں آتا لاریب ! آپ امامِ نعت گویاں اور شاہِ ملکِ سخن ہیں۔اور یہ فرمان آپ پر صادق آتا ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم رضا مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کسی فردِ واحد کا نام نہیں ایک جماعت بلکہ ایک عظیم قوم کا نام ہے۔ بلاشبہ آپ امام اہل سنت ہیں۔حضرت سید محمد جیلانی صاحب مدیر المیزان لکھتے ہیں:

''اگر ہم اعلیٰحضرت کی علمی وتحقیقی خدمات کو ان کی ۶۵ ر سالہ زندگی کے حساب سے جوڑیں تو ہر پانچ گھنٹے میں امام احمد رضا رضی اللہ عنہ ہمیں ایک کتاب دیتے نظر آتے ہیں۔''

(المیزان۔امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء ممبئی)

مجدد وقت کی ہمہ وقت مصروفیت

اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں اپنے خادم خاص حاجی کفایت اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ جبل پور تشریف لے جارہے تھے، حاجی کفایت اللہ صاحب کے دل میں خیال گزرا کہ دیکھیں کیا مجدد وقت کا کوئی وقت خدمتِ دین سے خالی بھی جاتا ہے یا نہیں اور اس سفر میں آپ سے دین کی کون سی خدمت ہو رہی ہے؟ جب اعلیٰحضرت قدس سرہٗ جبل پور پہنچ گئے تو کفایت اللہ صاحب سے فرمایا: فقیر نے راستے میں ۳۶۰ر اشعار کہے ہیں جس میں ۳۵ر اشعار نعت پاک کے ہیں باقی وہابیوں ، دیوبندیوں کے ردّ میں ہیں۔ انہیں قلم بند کر لیجئے۔ حاجی صاحب کو یہ منظوم دیکھ کر اپنے دل کے وسوسہ پر ملامت ہوئی اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے عرض کی کہ حضور میرے دل میں وسوسہ گزرا تھا لیکن خدا کی قسم اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ آپ کا کوئی بھی وقت تبلیغ دین سے خالی نہیں رہتا۔ ۳۶۰ر اشعار پر مشتمل یہ منظوم بھی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی شعری حرکیت، زود گوئی بلکہ علم لدنی پر دلیل ہے۔ یہ اشعار آپ کی کتاب "الاستمداد علی اجیال الارتداد" میں شامل ہیں۔

سنی اور وہابی کی پہچان

نام اعلیٰ حضرت حق و باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچتا ہے۔ عرب شریف کے ایک عظیم عالم دین کا فرمان ہے کہ:

''اگر امام احمد رضا کا نام سن کر چہرے پر خوشی آ جائے تو سمجھ لو وہ شخص سنی ہے اور اس کی پیشانی پر شکن آ جائے تو سمجھ لو وہابی بدمذہب ہے۔ اسی طرح کا تاثر حضرت مولانا قادر بخش صاحب سہرامی علیہ الرحمہ نے بھی پیش کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت اور حفظِ قرآنِ کریم

ایک مرتبہ کسی ناواقف شخص نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کو ان کے دیگر القاب کے ساتھ ''حافظ'' بھی لکھ دیا۔

حسن اتفاق وہ عریضہ آپ کی خدمت میں ۲۹ رشعبان کو پہنچا تھا، آپ نے اگلے روز سے ہی قرآن کریم حفظ کرنا شروع کر دیا، ہر روز ایک پارہ سے کچھ زیادہ حفظ کر کے تراویح کی نماز میں سنا دیتے اور اس طرح ۲۷ ویں رمضان المبارک کو قرآن شریف ختم فرما دیا۔

نیز اس حفظ کی خوبی یہ تھی کہ ہر روز عشاء کا وضو فرمانے کے بعد ایک پارہ سے کچھ زیادہ ہی حفظ کر لیتے۔ گویا کہ عشاء کے وضو سے لے کر جماعتِ عشاء شروع ہونے سے قبل ایک پارہ حفظ کرنا یہ وضاحت کرتا ہے کہ آپ نے صرف ۱۵ گھنٹے میں پورا قرآن کریم حفظ فرمایا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری پر عالمی جامعات میں تحقیقی مقالات

حضرت علامہ سید وجاہت رسول قادری صاحب

صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کی تحقیق کے مطابق

امام احمد رضا پر Ph.d مقالات کی فہرست

نمبر	اسکالر	عنوان	نگراں	یونیورسٹی
۱۔	ڈاکٹر حسن رضا خاں	فقیہ اسلام	ڈاکٹر اطہر شیر	پٹنہ یونیورسٹی، پٹنہ بہار انڈیا
۲۔	ڈاکٹر مسز اوشیا سانیال	Devotional Ismalm and Politics in British Inida (Ahmad Raza Khan Bareilvi and his Movement 1870-1920		کولمبیا یونیورسٹی نیویارک
۳۔	ڈاکٹر سید جمیل الدین جمیل راٹھوی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں اور ان کی نعت گوئی	ڈاکٹر ایم شفیع	ڈاکٹر ہری سنگھ کوروئیشوودھیالیہ ساگر ایم پی انڈیا
۴	ڈاکٹر محمد امام الدین (جوہر شفیع آبادی)	حضرت رضا بریلوی بحیثیت شاعر نعت	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی، مظفر پور انڈیا
۵	ڈاکٹر خیب علی رضا انصاری	امام احمد رضا خاں حیات و کارنامے	ڈاکٹر قمر جہاں	ہندو یونیورسٹی بنارس انڈیا
۶۔	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	کنزالایمان اور دیگر معروف اردو تراجم کا تقابلی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	جامعہ کراچی پاکستان

۷	پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبد الباری صدیقی	امام احمد رضا بریلوی کے حالات، افکار اور اصلاحی کارنامے (سندھی)	پروفیسر ڈاکٹر بدر علی قادری	سندھ یونیورسٹی، جامشورو پاکستان
۸	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی	پروفیسر زیڈ۔ایچ ایم	روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی انڈیا
۹	ڈاکٹر سراج احمد بستوی	مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی نعتیہ شاعری	پروفیسر سید ابوالحسنات حقی	کانپور یونیورسٹی انڈیا
۱۰۔	مفتی ڈاکٹر امجد رضا امجد	امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں	پروفیسر ڈاکٹر طلحہ برق رضوی	ویر کنور سنگھ یونیورسٹی آرہ بہار انڈیا
۱۱	پروفیسر ڈاکٹر محمد انور خان	مولانا احمد رضا خاں کی فقہی خدمات	پروفیسر ڈاکٹر ایس ایم سعید	سندھ یونیورسٹی جامشورو پاکستان
۱۲	ڈاکٹر رضاء الرحمٰن عاکف سنبھلی	روہیل کھنڈ کے نثری ارتقاء میں مولانا احمد رضا خاں کا حصہ	ڈاکٹر محمد سیادت نقوی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی۔ بریلی انڈیا
۱۳۔	مولانا ڈاکٹر غلام مصطفےٰ نجم القادری	امام احمد رضا کا تصور عشق	ڈاکٹر جہاں آرا بیگم	میسور یونیورسٹی انڈیا
۱۴	ڈاکٹر غلام غوث قادری	امام احمد رضا کی انشاء پردازی	پروفیسر منظر حسین	رانچی یونیورسٹی، بہار
۱۵	مسز ڈاکٹر تنظیم الفردوس	مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری کا تاریخی اور ادبی جائزہ	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	جامعہ کراچی، پاکستان
۱۶	ڈاکٹر سید شاہد علی نورانی	الشیخ احمد رضا شاعراً عربیا مع تدوین دیوانہ العربي	ڈاکٹر ظہور احمد صدیقی	پنجاب یونیورسٹی، لاہور پاکستان
۱۷	مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی	امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بی آر امبیڈکر بہار یونیورسٹی مظفر پور

۱۸	ڈاکٹر ریاض احمد	امام احمد رضا کی ادبی ولسانی خدمات	پروفیسر ناز قادری	بی آر امبیڈکر بہار یونیورسٹی مظفرپور
۱۹۔	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق مدنی	برصغیر کی سیاسی تحریکات میں فتاویٰ رضویہ کا حصہ ایک تحقیقی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری	جامعہ کراچی پاکستان
۲۰	مولانا منظور احمد سعیدی	مولانا احمد رضا خاں کی خدمت علوم حدیث کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	پروفیسر مسعود احمد مظہری	جامعہ کراچی سندھ پاکستان
۲۱	ڈاکٹر محمد حسن امام	امام احمد رضا اور ان کے خلفاء کا تحریک پاکستان میں کردار	ڈاکٹر جلال الدین نوری	جامعہ کراچی سندھ پاکستان
۲۲	پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد اشفاق جلالی	لزلال الانقی من بحر سبقت الاتقی (للشیخ احمد رضا خاں)	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	پنجاب یونیورسٹی، پاکستان
۲۳	مولانا عبدالحکیم پی کے کیرالا	امام احمد رضا بحیثیت محدث بریلوی	پروفیسر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی، مظفرپور
۲۴	پروفیسر سعید احمد	امام احمد رضا بریلوی کی اردو ادب میں خدمات		کلبار یونیورسٹی، کرناٹک انڈیا
۲۵	محمد عارف جامی	جدالممتار علی رد المحتار کی تخریج وتحشی	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	جامعہ کراچی پاکستان
۲۶	شفیق اجمل	بیسویں صدی میں امام احمد رضا اور علمائے اہلسنت کی ادبی اور دینی خدمات	ڈاکٹر رفعت جمال	بنارس ہندو یونیورسٹی، انڈیا
۲۷	اورنگ زیب اعظمی	عربی زبان میں مولانا احمد رضا خاں کا حصہ		جواہر لال یونیورسٹی، دہلی

۲۸	مولانا حنیف رضوی	فارسی ادبیات میں مولانا احمد رضا خاں کا حصہ		جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی انڈیا
۲۹	اے پی عبدالحکیم	امام احمد رضا کی محدثانہ حیثیت	ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی	بی آر امبیڈکر بہار یونیورسٹی، مظفر پور
۳۰	آنسہ حامدہ بی بی	اردو نثر نگاری اور مولانا احمد رضا خاں	پروفیسر حامد علی خاں	ایم جے پی روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی
۳۱	مولانا بدیع العالم رضوی	ترجمہ "کنزالایمان" اور "بیان القرآن" کا تقابلی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر عبدالودود	اسلامک یونیورسٹی کشٹیا بنگلہ دیش
۳۲	ابا قاسم ضیائی	الشیخ احمد رضا خاد شاعر من الهند		جامعة البغداد للعلوم الاسلامیه عراق
۳۳	مولانا حافظ ظفر اقبال جلالی	اثار القرآن والسنه فی شعرالامام الشیخ احمد رضا خان دراسانه تحلیلیه فی شعرالاردی والعربی والفارسی	پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	فیصل آباد اسلامی یونیورسٹی پاکستان
۳۴	محمد نظام الدین رضوی	اردو نعت گوئی اور امام احمد رضا کی نعت نگاری		مہاتما گاندھی کاشی ودیا پیٹھ بنارس
۳۵	محمود عالم	فرہنگ رضا	پروفیسر ڈاکٹر رفعت جمال	بنارس ہندو یونیورسٹی
۳۶	آنسہ شبنم خاتون	مولانا احمد رضا خاں کی عربی زبان و ادب میں خدمات	پروفیسر ڈاکٹر ابوحاتم	بنارس ہندو یونیورسٹی
۳۷	اختر پرواز جیبی	خانوادۂ رضا کی خدمات	پروفیسر اسرائیل رضا	پٹنہ یونیورسٹی بہار

۳۸	صبانور	مولانا احمد رضا کے معاشی نظریات		جی سی یونیورسٹی فیصل آباد پاکستان
۳۹	صادق الاسلام	مولانا احمد رضا کی تحریک اسباب واثرات	پروفیسر اختر الواسع	جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی
۴۰	شاہد اختر	امام احمد رضا کی اردو شاعری		کلکتہ یونیورسٹی کلکتہ
۴۱	سید محمد عارف علی رضوی	اردو کے اسلامی ادب میں مولانا احمد رضا کا حصہ	ڈاکٹر نظام الدین	ممبئی یونیورسٹی ممبئی
۴۲	سید رئیس احمد	امام احمد رضا اور عائلی قوانین	ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری	یونیورسٹی آف کراچی پاکستان
۴۳	مختار احمد بیہزی	امام احمد رضا کی اردو شاعری	ڈاکٹر زاہد حسین وسیم بریلوی	روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی
۴۴	محمد مبشر	امام احمد رضا کی شاعری ایک تقابلی جائزہ (عربی)	ڈاکٹر عبدالمصور بھویان	آسام یونیورسٹی آسام
۴۵	محمد مہربان باڑوی	تحقیق و تعریب و دراسہ جزء من الفتاوی الرضویہ	ڈاکٹر محمد وہبی سلیمان	ام درمان یونیورسٹی سوڈان
۴۶	محمد اصغر	امام احمد رضا کے نثری شہ پارے	ڈاکٹر تنظیم الفردوس	یونیورسٹی آف کراچی پاکستان
۴۷	محمد ناصر الدین	Imam Ahmad Raza and his poetry (bangla)	ڈاکٹر رئیس الدین	ڈھاکہ یونیورسٹی بنگلہ دیش
۴۸	کنیز حسن شیخ	Contribution of Imam Ahmad Raza in Arabic Language and literature	پروفیسر شفیع شیخ	ممبئی یونیورسٹی ممبئی
۴۹	آدم رضا	امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری میں عشق رسول کا عنصر	ڈاکٹر غلام دستگیر	شیواجی یونیورسٹی اکولہ بہار مہاراشٹر

۵۰	نورالدین احمد نوری	امام احمد رضا بریلوی حیات و خدمات	ڈاکٹر محمد ریاض احمد فردوسی	ٹی این کالج بھاگلپور یونیورسٹی بہار
۵۱	مولانا عبدالعلیم رضوی	امام احمد رضا بحیثیت مفسر قرآن	پروفیسر فاروق احمد صدیقی	بہار یونیورسٹی مظفر پور
۵۲	فضل رب	امام احمد رضا کی اردو لسانی خدمات	پروفیسر صاحب علی	ممبئی یونیورسٹی ممبئی
۵۳	مولانا محمد سجاد خان	امام احمد رضا بحیثیت مترجم	ڈاکٹر شمیم عالم	وی کے سنگھ یونیورسٹی بہار

زیر تکمیل ڈی لیٹ

نمبر	مقالہ نگار	عنوان	یونیورسٹی	رجسٹریشن
۱	مولانا مفتی ڈاکٹر محمد مکرم احمد	امام احمد رضا کی ادبی خدمات	جواہر لال یونیورسٹی دہلی	1998

امام احمد رضا پر ایم۔ فل مقالات

نمبر	اسکالر	عنوان	نگراں	یونیورسٹی
۱	آنسہ آر۔ بی۔ مظہری	امام احمد رضا کے حالات اور ادبی خدمات	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	سندھ یونیورسٹی
۲	پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین بریلوی	محمد احمد رضا کی عربی زبان و ادب میں خدمات	ڈاکٹر عبدالباری ندوی شعبۂ عربی	علی گڑھ مسلم یونیورسٹی
۳	حافظ محمد اکرام	الامام احمد رضا خان البریلوی الحنفی وخدماته العلمية والادبية	دکتور ثریادار عميد القسم اللغة العربی وآدبها	الجامعة السلامیه بھاولپور پاکستان

۴	مولانا مشتاق احمد شاہ ازہری	الامام احمد رضا خان وأثره في الفقه الحنفي	الدكتور عبد الفتاح محمد النجار	جامعۃ الازہر شریف قاہرہ مصر
۵	مولانا ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی	الشيخ احمد رضا خان البريلوى الهندى شاعرا عربيا	الدكتور رزق مرسى ابو العباس علي	جامعة الازهر قاهره مصر
۶	السید عتیق الرحمٰن شاہ	النثر الفني عند الشيخ احمد رضا خان (1856-1921م) دراسته الفنيه واسلوبية	الدكتور عبد الكبير محسن	الجامعة السلامية العالمية كلية اللغة العربيه ، اسلام آباد
۷	مولانا حافظ ظفر اقبال جلالی	اثر الثقافة العربية في المدائح النبوية الاردية للشيخ احمد رضا خان	الدكتور عبد الكبير محسن	بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
۸	مولانا جلال الدین بنگلہ دیشی	امام احمد رضا القادری و جهوده	الدكتور محمد السعيد جمال الدين	قاہرہ یونیورسٹی، قاہرہ مصر
۹	مولانا فیض الحسن فیضی	امام احمد رضا کی عربی خدمات		پشاور یونیورسٹی پاکستان
۱۰	تاج محمد خان الازہری	الشيخ احمد رضا خان وخدماته في نشر العلم الاحاديث		كلية دار العلوم قسم الشريعة جامعه قاهره

ترجمۂ قرآن کنزالایمان

مجدد دین وملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے ترجمۂ قرآن کا نام ہے ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' بحساب ابجد اس کے عدد بنتے ہیں ۱۳۳۰ جس سے ظاہر ہے کہ اس ترجمہ کی تکمیل ۱۳۳۰ھ میں ہوئی یہ نام تاریخی ہے اور معروف ''کنزالایمان'' کے نام سے ہے۔

اس ترجمہ کی بابت بدر ملت حضرت علامہ مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

> '' صدر الشریعہ '' حضرت مولانا امجد علی اعظمی (خلیفۂ اعلیٰ حضرت) علیہ الرحمہ نے قرآن مجید کی صحیح ترجمہ کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت سے ترجمہ کردینے کی گزارش کی۔ آپ نے وعدہ فرمالیا لیکن دوسرے مشاغلِ دیرینہ کثیرہ کے ہجوم کے باعث تاخیر ہوتی رہی۔ جب صدرالشریعہ کی جانب سے اصرار بڑھا تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا چونکہ ترجمہ کے لئے میرے پاس مستقل وقت نہیں ہے اس لئے آپ رات میں سوتے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں چنانچہ حضرت صدرالشریعہ

ایک دن کاغذ قلم دوات لے کر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور یہ دینی کام شروع کیا۔

ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت زبانی طور پر آیاتِ کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے اور صدر الشریعہ اس کو لکھتے رہتے لیکن ترجمہ اس طور پر نہیں تھا کہ آپ پہلے کتب تفسیر و لغت کو ملاحظہ فرماتے بعدہٗ آیت کے معنی سوچتے پھر ترجمہ بیان کرتے بلکہ آپ قرآن مجید کا فی البدیہہ برجستہ ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یاد داشت حافظ اپنی قوتِ حافظہ پر زور ڈالے بغیر قرآن شریف روانی سے پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب صدر الشریعہ اور دیگر علمائے حاضرین اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کا کتب تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیرِ معتبرہ کے بالکل عین مطابق ہے۔ الغرض اسی قلیل وقت میں یہ ترجمہ کا کام ہوتا رہا پھر وہ مبارک ساعت بھی آ گئی کہ حضرت صدر الشریعہ نے اعلیٰ حضرت سے قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کرالیا۔ اور آپ کی کوشش بلیغ کی بدولت دنیائے سنیت کو کنز الایمان کی دولتِ عظمیٰ نصیب ہوئی۔"

(سوانح اعلیٰحضرت ص: ۲۷۴-۲۷۵)

کنز الایمان کی ابتدا و اختتام

ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں:

''اصل مخطوطہ ۳۲۵ بڑے صفحات پر مشتمل ہے
شروع کے چھ صفحات غائب ہیں سب سے پہلی تاریخ صفحہ
۱۳ پر درج ہے جو اس طرح ہے:
''شب بست و نہم قبل عشرہ باختتام جمادی الاول''
پھر لکھتے ہیں کہ:
'' آخری صفحہ پر سورۂ والناس کے ترجمہ کے
(مصنف بہار شریعت صدر الشریعہ مفتی) مولانا امجد علی
اعظمی لکھتے ہیں:۔''اگرچہ آغاز ترجمہ کی تاریخ مذکور نہیں مگر
بقیہ تاریخوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کام وقفہ وقفہ سے
برابر جاری رہا اور بعض دفعہ کئی ہفتہ کا موقع نہیں مل سکا مگر
لگ بھگ ۱۳ر ماہ کی جد و جہد کے بعد اردو کا یہ ترجمہ
قرآن مکمل ہوا۔''

(کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن)

ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کی تحریر سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ
سب سے پہلی تاریخ شب ۲۹ر جمادی الاول اور آخری صفحہ پر تاریخ ہے شب
۲۸ر جمادی الآخرہ کو پورا ہوا یعنی تقریباً ۱۳ر ماہ میں تکمیل کو پہنچا۔

کنزالایمان کی طباعت واشاعت

خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کنزالایمان کا ترجمہ بغرض طباعت مرادآباد لے گئے تھے۔ مفتی محمد اطہر نعیمی کے مطابق پہلی مرتبہ کنزالایمان مفتی محمد عمر صاحب نعیمی کے زیر اہتمام ''نعیمی پریس مرادآباد'' میں طبع ہوا کتابت منشی ارشاد علی نے کی۔ دوسری بار طباعت و اشاعت مع صدر الافاضل کے تفسیری حواشی ''خزائن العرفان'' اہلسنت پریس مرادآباد میں ہوئی اور تیسری مرتبہ اسے ''المکتبہ کراچی'' نے طبع کیا۔ چوتھی بار از ہر بک ڈپو آرام باغ، کراچی کے زیر اہتمام اس کی طباعت واشاعت ہوئی۔

(ماہنامہ جہان رضا، لاہور ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۹ء)

تقسیمِ ہند کے بعد اسے پہلی بار ''کتب خانہ اشاعت الاسلام'' دہلی نے شائع کیا اور اب قریب قریب ہر مکتبہ شائع کر رہا ہے۔

مختلف زبانوں میں کنزالایمان کے تراجم

(۱) انگریزی:

☆ پروفیسر محمد حنیف اختر فاطمی، (مانچسٹر۔انگلینڈ)

☆ پروفیسر شاہ فرید الحق۔ (کراچی۔ پاکستان)

☆ ڈاکٹر عبد المجید اولوکھ۔ (لاہور۔ پاکستان)

(۲) ڈچ: مولانا غلام رسول قادری
(۳) ہندی: علامہ سید آل رسول حسنین نظمی مارہروی (بھارت)
(۴) گجراتی: مولانا حسن آدم گجراتی (بھارت)
(۵) سندھی: مفتی محمد رحیم سکندری (سندھ - پاکستان)
(۶) بنگلہ: مولانا عبدالمنان چاٹ گام (بنگلہ دیش)
(۷) ترکی: مولانا اسمٰعیل حنفی

(معارف رضا - کراچی سالنامہ ۲۰۰۴ء)

نوٹ: ہندی ترجمہ و انگریزی کے بقیہ تراجم جو ہماری جماعت کے صاحبانِ قلم کر رہے ہیں ابھی نامکمل حالت میں ہیں لہٰذا ان کا تذکرہ نہیں کیا جا رہا ہے۔

کنز الایمان کی خصوصیت اور محاسن

کنز الایمان کے محاسن کا تذکرہ کرتے ہوئے عالی جناب ملک شیر محمد خاں صاحب اعوان پاکستان لکھتے ہیں:

> ''اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ برّ صغیر پاک و ہند کے عظیم ترین مترجم ہیں، جنہوں نے انتہائی کدّ و کاوش سے قرآن حکیم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے جس میں روح قرآن کی حقیقی جھلک موجود ہے یہ ترجمہ سلیس، شگفتہ اور رواں ہونے کے ساتھ ساتھ روح قرآن اور عربیت سے

بہت قریب ہے ان کے ترجمہ کی ایک نمایاں ترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مقام پر انبیائے کرام علیہم السلام کے ادب و احترام اور عزت و احترام کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے۔ ان کے ترجمہ قرآن کے جملہ محاسن بیان کرنے کے لئے تو ضخیم تصنیف کی ضرورت ہے۔''

اسی طرح محاسن اور فصاحت و بلاغت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا حکیم خلیل الرحمٰن صاحب رضوی لکھتے ہیں:

''امام احمد رضا کو سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والثناء کی ذات پاک سے والہانہ عقیدت و محبت تھی آپ نے محبت نبوی کو ترجمہ قرآن میں بھی پورا پورا ملحوظ رکھا ہے اور جہاں کہیں بھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب ہوا ہے ترجمہ میں ادب و محبت کو سمو دیا ہے۔ مثلاً ''الم تر'' سورۂ فیل کے پہلے الفاظ کا ترجمہ عام طور پر عام مترجمین حضرات نے کیا ہے ''کیا تو نے نہ دیکھا'' لیکن امام احمد رضا کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں ''اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا'' اسی طرح قرآنِ مقدس میں لفظ ''قل'' کا ترجمہ عام طور پر ''کہو'' سے کیا گیا ہے مگر امام احمد رضا نے شانِ فصاحت و بلاغت قرآن کا پورا خیال رکھ کر ادب نبوی کا حق بھی ادا کر دیا ہے۔ '' تم فرماؤ'' پارہ چوتھا سورۂ آل

عمران کے ان الفاظ '' اذ تقول للمؤمنین '' کا ترجمہ کتنا صحیح اور دلکش ہے '' جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے '' اور اس طرح کی بے شمار آیات کے ترجمے کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ امام موصوف نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وتوقیر کا پورا پورا خیال رکھا ہے اور ہر مسلمان پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توقیر کا خیال رکھنا اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز، روزہ، فرض ہے بلکہ یہ فرض تمام فرائض سے زیادہ اہم ہے۔''

(ماہنامہ قاری امام احمد نمبر ۱۹۸۹ء)

استاذ العلماء افضل الفقہاء، بدر ملت حضرت علامہ مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ کنزالایمان کے محاسن و فضائل کے متعلق اپنا اظہار خیال اس انداز سے کرتے ہیں۔

ایک انسان اپنی دماغی کوشش سے بلند پایہ مصنف و قابل صد افتخار ادیب تو بن سکتا ہے، اپنی ذاتی قابلیت کے زور سے اردو، عربی، فارسی، انگریزی وغیرہ مختلف زبانوں کا ماہر تو ہو سکتا ہے، اپنے ذہن ثاقب کی تیزی سے نحو وصرف، معانی وبیان، تاریخ وفلسفہ کا محقق تو ہو سکتا ہے۔

لیکن قرآن حکیم کا مترجم بننا تو یہ اس کے اپنے بس کی بات نہیں قرآن مجید کی ترجمانی کرنا، کلامِ الٰہی کے اصل منشاء و مراد کو سمجھنا، آیات ربانی کے انداز کو پہچاننا، آیات محکمات و

متشابہات میں امتیاز کرنا یہ صرف اس عالم دین کا کام ہے جس کا دماغ انوار ربانی سے روشن، اس کا قلب عشق مصطفےٰ کا مدینہ اور اس کا ذہن بصیرت دینیہ کا حامل ہو، رہے وہ لوگ جو زبان و ادب، نحو وصرف، فلسفہ وتاریخ وغیرہ علوم کے فاضل ہونے کے باوجود باطل پرستی کے حامی وطرفدار ہیں تو انھیں بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی ترجمانی کرنے کے لئے تائید رحمانی کا کوئی حصہ نہ ملا کیونکہ علم قرآن ہی وہ کسوٹی ہے جس سے کھرے کھوٹے کا فرق ظاہر ہوتا ہے قرآن فہمی ہی وہ معیار ہے جو علمائے حق وعلمائے باطل کے درمیان خطِ امتیاز کھینچتا ہے تو اگر قرآن کے معارف وحقائق کا راز داں حامیان حق وطرفداران باطل دونوں ہی کو یکساں طور پر بنا دیا جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ معرکۂ حق و باطل کا شور و ہنگامہ ختم ہو گیا حالانکہ اس حقیقت کو سب ہی تسلیم کرتے ہیں کہ کارزارِ حق و باطل کی گہما گہمی دنیا کے آخری دن تک باقی رہے گی۔

تائید ربانی ہی وہ نعمت ہے جس سے محرومی کے باعث طرفدارانِ باطل میں چوٹی کے اہل قلم سرسید احمد خاں علی گڈھی، مرزا حیرت دہلوی، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، ابوالاعلیٰ مودودی وغیرہ جو اردو زبان کے محقق اور عربی ادب کے مبصر کہے جاتے ہیں قرآن حکیم کے ترجمہ میں ہچکولے کھا کھا کر چاروں شانے چت ہو گئے ہیں اور زبردستی ترجمہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے علم و قابلیت، استعداد ولیاقت کی بر سرِ بازار قلعی بھی کھل گئی۔ مجھے یہ تسلیم ہے کہ اردو ادب کے ان جدید معماروں نے قرآن کے عربی

کلمات کو اردو میں ضرور تبدیل کر دیا لیکن اس تبدیل کو کلامِ الٰہی کا ترجمہ ہرگز نہیں قرار دیا جا سکتا ہے۔

دورِ حاضر میں اردو کے شائع شدہ ترجموں میں صرف ایک ترجمہ کنز الایمان ہے جو قرآن کا صحیح ترجمان ہونے کے ساتھ (۱) تفاسیرِ معتبرہ قدیمہ کے مطابق ہے۔ (۲) اہلِ تفویض کے مسلک اسلم کا عکاس ہے۔ (۳) اصحابِ تاویل کے مذہب سالم کا مؤید ہے۔ (۴) زبان کی روانی اور سلاست میں بے مثل ہے۔ (۵) عوامی لغات و بازاری بولی سے یکسر پاک ہے۔ (۶) قرآنِ حکیم کے اصل منشاء و مراد کو بتاتا ہے۔ (۷) آیاتِ ربانی کے اندازِ خطاب کی پہچان کراتا ہے۔ (۸) قرآن کے مخصوص محاوروں کی نشاندہی کرتا ہے۔ (۹) قادرِ مطلق کی ردائے عزت و جلال میں نقص و عیب کا دھبہ لگانے والوں کے لئے شمشیرِ براں ہے۔ (۱۰) حضرات انبیاء کی عظمت و حرمت کا محافظ و نگہبان ہے۔ (۱۱) عامۂ مسلمین کے لئے بامحاورہ اردو میں سادہ ترجمہ ہے۔ (۱۲) لیکن علماء و مشائخ کے لئے حقائق و معرفت کا امنڈتا سمندر ہے۔

بس اتنا سمجھ لیجئے کہ قرآن حکیم قادرِ مطلق جل جلالہ کا مقدس کلام ہے اور کنز الایمان اس کا مہذب ترجمان ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ترجمہ اس کا پیش کردہ ہے جو عظمتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علمبردار، تائید رحمانی کا سرمایہ دار، انوار ربانی کا حامل، حقائق قرآن کا ماہر، دقائق آیات کا عارف ہے جو ہمیشہ اپنے کو عبدالمصطفیٰ سمجھتا، کہتا اور لکھتا رہا اور جس کو ہم اعلیٰ حضرت احمد رضا کہتے ہیں۔

یہ معلوم کر کے ناظرین کو سخت حیرت ہو گی کہ اتنی کثیر خوبیوں والا ترجمہ بغیر کسی کتاب کی مدد کے اور بغیر کسی تیاری کے عالم ظہور میں آیا ہے۔

اس وقت کنزالایمان کے ساتھ ساتھ مولوی اشرف علی تھانوی، محمود حسن دیوبندی، فتح محمد جالندھری، سرسید علی گڑھی، نذیر احمد دہلوی، حیرت دہلوی وغیرہ کے بھی ترجمے ہمارے پیش نظر ہیں، ان حضرات کے تراجم قرآن کا کنزالایمان سے موازنہ کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جو لوگ تائید خداوندی سے محروم ہو کر زبردستی قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ خود اپنے علم و دانش کا بھانڈا پھوڑتے ہیں اور عامۂ مسلمین کو نئی نئی گمراہیوں میں ڈھکیلتے ہیں، میں اس مقام پر ان حضرات کے چند ترجمے بطور نمونہ نقل کرتا ہوں تاکہ ناظرین بھی بخوبی اندازہ کرلیں کہ زبردستی کے یہ مترجمین قرآن کی ترجمانی میں کتنی بری طرح ناکام ہیں۔ پارہ اول سورہ بقر میں قرآن کا ارشاد ہے:

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ . اس آیت کا ترجمہ

خود ساختہ معمار اردو سرسید نے یوں لکھا ہے۔ "اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے۔"

ڈپٹی نذیر احمد نے اس طرح لکھا ہے: "اللہ ان کو بناتا ہے۔"

فتح محمد جالندھری نے یوں لکھا ہے: "ان منافقوں سے خدا ہنسی کرتا ہے"

مرزا حیرت نے اس طرح لکھا ہے: "اللہ ہنسی اُڑاتا ہے ان کی"۔

شیخ دیوبند محمود حسن نے یوں لکھا ہے: "اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے"۔

نواب وحیدالزماں غیر مقلد نے یوں لکھا ہے: ''اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے۔''

دیکھئے اگر ان گنوار مترجمین کو تائید ربانی حاصل ہوتی اور ان کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا سچا تصور ہوتا تو وہ اس سبوح وقدوس کے حق میں دل لگی کرنا، ٹھٹھا کرنا، بنانا، ہنسی اڑانا وغیرہ بازاری محاورے ہرگز استعمال نہ کرتے، یہ جاننا کہ رب العزۃ جل جلالہ کی بارگاہِ عظمت ٹھٹھا کرنے ہنسی اڑانے وغیرہ عیوب سے پاک ہے صرف مرد مومن مؤید من اللہ ہی کا کام ہے اب آیئے اور اس کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے جو معارف قرآن کا راز داں ہے۔ اعلیٰ حضرت آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ یوں کرتے:

''اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔''

پارہ دوم سورہ بقر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ.

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اس آیت کریمہ کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں: ''اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں (یعنی بیت المقدس) وہ تو محض اس کے لئے تھا کہ ہم کو (یعنی اللہ کو) معلوم ہو جائے کہ کون تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع اختیار کرتا ہے اور کون پیچھے کو ہٹتا جاتا ہے۔''

آیت مذکور بالا میں ''لِنَعْلَمَ'' کا ترجمہ سرسید احمد علی گڑھی نے اس طرح لکھا ہے ''ہم جان لیں''۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے یوں لکھا ہے۔ ''ہم معلوم کر لیں''۔ مرزا حیرت دہلوی نے اس طرح لکھا ہے ''ہمیں معلوم ہو جائے''۔

دیکھئے ان نادار مترجمین نے عربی اردو ڈکشنری میں اَلْعِلْمُ کا ترجمہ ''جاننا'' پڑھا تھا بس اس کے مطابق آیت میں لِنَعْلَمَ کا ترجمہ ''ہم کو یعنی اللہ کو معلوم ہو جائے''۔ لکھ دیا لیکن بصیرت ایمانی سے محرومی کے باعث اتنا نہ سوچ سکے کہ ''معلوم ہو جائے'' کا محاورہ اس کے لئے استعمال کیا جائے گا جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا ازلی و ابدی طور پر عالم ہے تو پھر اس کے حق میں ''معلوم ہو جائے'' کا کیا معنیٰ؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ ترجمۂ قرآن کے لئے صرف عربی دانی کام نہیں دے سکتی بلکہ اس کے ساتھ خود قرآن کے مخصوص انداز و محاورے کو پہچاننا، آیاتِ محکم و متشابہ میں امتیاز کرنا انتہائی ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت نے آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

''اور اے محبوب تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔''

سبحان اللہ! کیسا پاکیزہ ایمان افروز ترجمہ ہے۔

پارہ ۴، سورہ آل عمران میں قرآن مجید کا ارشاد ہے:

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ

الصّٰبِرِیْنَ. اس آیت کریمہ کا ترجمہ
شیخ دیوبند محمود حسن نے اس طرح لکھا ہے: ''اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو''۔
فتح محمد جالندھری نے یوں لکھا ہے: ''حالانکہ ابھی خدا نے تم میں جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور یہ کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔''
دیکھئے تائید ربانی سے محرومی کے باعث یہ نادار مترجمین کتنی بری طرح ہچکولے کھا رہے ہیں اب تو ناظرین کو بھی اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہوگا کہ نااہلوں کے یہ ترجمے مسلمانوں کے ایمان کو غارت کر دینے والے ہیں۔
اب کنزالایمان کا ترجمہ پڑھئے اور اپنے ایمان کو منور کیجئے، اعلیٰ حضرت نے آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:
''اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی۔''
پارہ ۹، سورہ اعراف میں قرآن مجید کا ارشاد ہے:
فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ.
اس آیت کریمہ کا ترجمہ ابوالاعلیٰ مودودی نے جو اردو زبان کے ادیب کہے جاتے ہیں اپنی کتاب تفہیمات حصہ اول ص ۱۳۴ میں اس طرح لکھا ہے:
''سو اللہ کی چال سے تو وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جن کو برباد ہونا ہے۔''

اس مقام پر ہمیں صرف اتنی سی بات کہنی ہے کہ اللہ رب العزت جل مجدہ کی شان پاک میں ''چال'' کا لفظ استعمال کرتا جا رہا ہے کہ مترجم بالکل غیر مہذب قسم کا وحشی آدمی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے آیت مذکور بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

''تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔''

قرآن مجید کا ارشاد ہے: ''قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ.''

اس آیت کا ترجمہ ابوالاعلیٰ مودودی نے تفہیمات حصہ دوم ص ۱۵ ر میں یوں لکھا ہے۔ ''اے محمد! کہہ دو کہ میں تو محض تم ہی جیسا ایک انسان ہوں مجھ پر وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔''

ابوالاعلیٰ مودودی خواہ کٹر وہابی ہوں یا سخت قسم کے نیچری لیکن بہرحال وہ اپنی جماعت میں ایک ذمہ دار صاحب قلم کہے جاتے ہیں، لہٰذا ان کا فرض ہے کہ وہ پہلے قرآن مجید کا صحیح ترجمہ کریں اس کے بعد آیت کی تشریح میں ان کا جی چاہے وہابیت کا رنگ بھریں یا جی چاہے نیچریت کی بنیاد رکھیں لیکن افسوس کہ مودودی صاحب نے دیانت کا گلا گھونٹ کر آیت کریمہ کے ترجمے ہی میں وہابیت کا انداز ٹھوس دیا تا کہ جو مسلمان ابوالاعلیٰ کی بے دینی سے ناواقف ہونے کے باعث ان کے ترجمہ پر اعتماد رکھتے ہوں وہ اپنے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عام انسانوں ہی جیسا ''محض ایک انسان'' تصور کریں، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہی تصور خود قرآن پیش کر رہا ہے معاذ اللہ۔ اب تو کھل

گیا کہ باطل پرست خواہ وہ مفکر اسلام کہا جاتا ہو یا مبصر دین، مجاہد ملت بنتا ہو یا معمارِ قوم وہ ایمان واسلام کے مسئلہ میں یا ترجمہ قرآن کے معاملہ میں ہرگز ہرگز دیانت داری سے کام نہیں لے سکتا پھر جو شخص دیدہ و دانستہ اس کی دیانت پر بھروسہ کرے وہ خود بھی ضرور باطل پرست ہوگا۔

پیشوائے وہابیہ شیخ دیابنہ مولوی عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر نجم لکھنؤ نے اپنے اخبار النجم بابت ۱۱ رجون ۱۹۳۷ عیسوی مطابق یکم ربیع الآخر ۱۳۵۶ ہجری صفحہ ۵ میں ایک دیوبندی مولوی کا مقالہ شائع کیا جس کے کالم نمبر ۳، سطر ۱۵ تا ۱۹ میں وہ دیوبندی مولوی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانے کے لئے لکھتا ہے:

"نبی کریم نے فرمایا "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ" میں تمہاری طرح ایک معمولی انسان ہوں اگر تم میں اور مجھ میں کچھ فرق ہے تو صرف اتنا کہ میں تمہارے پاس خدائے تعالیٰ کا پیام لایا ہوں۔"

حضرات قارئین! ملاحظہ فرمائیں، اس گستاخ مترجم نے حضور سید العٰلمین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "ایک معمولی انسان" قرار دینے کے لئے آیت قرآن کے ترجمہ میں کھلم کھلا تحریف کرڈالی۔ معاذ اللہ تعالیٰ منہ

یہ ہے قرآن کا مسلمانوں پر احسان عظیم کہ اس نے علمائے باطل کو منظر عام پر کھڑا کردیا تاکہ سب دیکھ لیں کہ یہ باطل پرست مترجمین مسلمانوں کے ایمان کے ڈاکو ہیں، ان ڈاکوؤں پر اعتماد کرنا ایمان کے لئے زہر ہلاہل ہے اب آیئے اور اس کا

ترجمہ ملاحظہ کیجئے جو دنیا میں عظمتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا علمبردار ارتائید ربانی کا حامل اسرار قرآنی کا عارف ہے، اعلیٰ حضرت آیت کریمہ مذکورہ بالا کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

''تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔'' (کنزالایمان)

پارہ ۱۶، سورہ طٰہٰ میں قرآن کا ارشاد ہے۔ وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ۔ اس آیت کریمہ کا ترجمہ مولوی عاشق الٰہی دیوبندی نے اس طرح لکھا ہے: ''اور آدم نے نافرمانی کی اپنے رب کی پس گمراہ ہوئے۔''

دیکھئے عاشق الٰہی دیوبندی نے سیدنا آدم علیہ السلام کو گمراہ ٹھہرایا حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام ایک معصوم نبی ہیں ان کی بارگاہ گمراہی سے پاک ہے۔ اصل میں اس طرح کا ترجمہ کرنے والے نااہل مترجمین ہی گمراہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

''اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی۔'' (کنزالایمان ص ۳۸۳)

پارہ ۱۷، سورہ انبیاء میں قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ.

اس آیت کریمہ کا ترجمہ شیخ دیوبند محمود حسن نے اس طرح لکھا ہے: ''پھر (یونس نے) سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے اس کو''۔

فتح محمد جالندھری نے یوں لکھا ہے: ''اور (یونس نے) خیال کیا ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے''۔

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے اس طرح لکھا ہے: ''ان (یونس کو) کو ایسا واہمہ گذرا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے''۔

دیکھئے ان نادار مترجمین نے آیت کریمہ کا باطل ترجمہ کر کے حضرت سیدنا یونس علیہ السلام پر یہ بہتان لگایا کہ ان کا یہ خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر قابو نہیں پا سکتا اور نہ میری پکڑ کی طاقت رکھتا ہے گویا ان مترجمین کے نزدیک حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان نہ رکھتے تھے۔ معاذ اللہ۔ ان ناداروں نے سمجھا کہ آیت میں نـــقـــدر. القدرۃ سے مشتق ہے، بس بے سوچے سمجھے اس کی اردو بنا دی حالانکہ کی یہ نقدر۔ القدر سے مشتق ہے۔

اعلیٰ حضرت نے آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: ''تو گمان کیا (یونس علیہ السلام نے) کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے۔'' (کنز الایمان ص ۳۹۳)

پارہ ۲۳، سورہ صٓ میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کے ربانی علم و قدرت کو سراہتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ.

اس آیت کا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے یوں لکھا ہے:

''اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو یاد کیجئے جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔''

ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے چہیتے

نبیوں کے لئے امتیازی اوصاف بیان کرتے ہوئے ان کی مدح وستائش کررہا ہے مگر تھانوی صاحب نے آیت کریمہ کے عربی کلمات کی اردو بنا کران تینوں نبیوں کے خصوصی وصف کو اڑا دیا، قابل غور امر یہ ہے کہ کیا فرعون ونمرود، ابوجہل و ابولہب، اللہ تعالیٰ کے بندے نہیں؟ کیا فرعون ونمرود، ابوجہل و ابولہب ہاتھوں والے اور آنکھوں والے نہیں تھے؟ تو جو اوصاف کفار ومشرکین کو حاصل ہیں وہ حضراتِ انبیاء کے لئے باعث کمال کیوں کر ہو سکتے ہیں؟

اب اعلیٰ حضرت کا نورانی ترجمہ ملاحظہ ہو:

''اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور علم والوں کو۔'' (کنز الایمان ص ٦٦٠)

مولوی اشرف علی تھانوی نے قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ۔ کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے: ''آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو!'' دیکھئے مولوی اشرف علی صاحب کے اس ترجمہ سے نہ تو اللہ رب العزۃ کی حضور علیہ السلام پر برتری ظاہر ہوتی ہے اور نہ حضور کے مخاطبین پر حضور کی عظمت واضح ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ تھانوی صاحب کلامِ الٰہی کا ترجمہ نہیں بلکہ عربی کلمات کی اردو بنانے بیٹھے ہیں۔

اب اس کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے جو مؤید من اللہ ہے، اعلیٰ حضرت نے آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

''تم فرماؤ اے کافرو!'' سبحان اللہ کلامِ الٰہی کی یہ کتنی پاکیزہ ترجمانی ہے۔ دیکھئے آمر اللہ تعالیٰ ہے اور مامور حضور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ترجمۂ رضویہ کا لفظ ''تم'' پتہ دے رہا ہے کہ آمر مامور سے برتر واعلیٰ ہے۔ اور لفظ ''فرماؤ'' واضح کررہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مخاطبین کے لئے فرمانروا بنا کر بھیجے گئے ہیں، ہمیں پوری امید ہے کہ ناظرین بھی سمجھ گئے ہوں گے کہ ''آپ کہہ دیجئے'' یہ صرف تبدیل زبان اور ''تم فرماؤ'' یہ ترجمۂ قرآن ہے۔

سورہ فاتحہ میں قرآن کا ارشاد ہے: " اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ " یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ اس طرح مجھ سے دعا مانگتے رہو۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اس دعائیہ آیت کا ترجمہ یوں لکھا ہے ''بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا'' اور اعلیٰ حضرت نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ ''ہم کو سیدھا راستہ چلا''۔

گویا مولوی اشرف علی تھانوی یوں دعا کررہے ہیں کہ اے اللہ میاں ہمیں اب تک سیدھا راستہ معلوم نہ ہوسکا لہٰذا آپ ''بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا'' اور مؤید من اللہ اعلیٰ حضرت بارگاہِ الٰہی میں اس طرح دعا مانگ رہے ہیں کہ اے رب کریم! ہم تیرے فضل وکرم سے سیدھا راستہ پاچکے ہیں بس اب تو ''ہم کو سیدھا راستہ چلا''۔

اللّٰھم ربنا اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولاالضالین ۔ امین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی الہ وصحبہ الصلوٰۃ والتسلیم ۔ اخردعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

(سوانح اعلیٰ حضرت ص ۳۶۵ تا ۳۷۴)

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے مختلف گوشوں پر مختلف جہتوں سے بڑی تحقیقی، تاریخی انداز میں کام کیا ہے، اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنز الایمان سے متعلق وہ اپنا تاثر اس طرح پیش کرتے ہیں:

"امام احمد رضا خاں کا ترجمہ قرآن کنز الایمان اپنی مثال آپ ہے کسی کتاب کا ترجمہ اتنا آسان نہیں پھر قرآن جیسی عظیم کتاب کا ترجمہ کرنا اور بھی مشکل ہے۔ ترجمے کے لئے ضروری ہے کہ مترجم جس زبان کی کتاب کا ترجمہ کررہا ہے اور جس زبان میں کررہا ہے دونوں زبانوں کے نشیب وفراز سے باخبر ہو اگر وہ کتاب مترجم کے عہد سے بہت پہلے کی ہے تو پھر الفاظ کے ان معانی کا جاننا بھی بہت ضروری ہے، جو اس عہد میں لئے جاتے ہیں، جس عہد میں کتاب سامنے آئی کیونکہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ الفاظ کے تلفظ اور معانی میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں بعض الفاظ سفر کرکے دوسری زبانوں سے بھی آجاتے ہیں اس لئے جب قومیں آپس میں ملتی ہیں تو ان کی زبان اور تہذیب وتمدن ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں داخل ہوجاتے ہیں، کبھی ہو بہو قبول کرلئے جاتے ہیں اور کبھی الفاظ و معانی میں کچھ تغیر (تبدیلی) کے ساتھ مترجم کا زبان پر کامل عبور اور اہل زبان کے اسرار ورموز کے ساتھ ان تمام حقائق کا جاننا بھی ضروری ہے اس کے ساتھ ساتھ سیاق وسباق وعنوان پر اس کی نگاہ ہونی چاہئے اور

ان علوم وفنون پر اس کی نگاہ ہونی چاہئے جن سے وہ کتاب بحث کررہی ہے کیونکہ علمی وفنی کتاب کے ترجمے کے لئے صرف زبان دانی کافی نہیں۔''

''قرآن حکیم میں بعض مقامات ایسے ہیں جن کا تعلق علومِ جدیدہ (نئے علموں) سے ہے۔ ایسے مقامات کا ترجمہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ان علوم پر بصیرت حاصل نہ ہو الفاظ کے معنوں کا صحیح تعین متکلم کے تیور اور چہرے کا اتار چڑھاؤ اندازِ بیان کے نشیب و فراز اور اسلوبِ خطابت سے ہوتا ہے لیکن کتاب میں الفاظ تنہا رہ جاتے ہیں۔ اس تنہائی میں ان کے معانی کا صحیح ادارک ایک مشکل کام ہے اس لئے مترجم کے لئے ضروری ہے کہ کتاب اور صاحبِ کتاب کی معرفت رکھتا ہو۔''

''کتاب اللہ کا ترجمہ اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک معرفتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ معرفتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی حاصل نہ ہو۔ جس کو یہ معرفت حاصل نہیں وہ ترجمہ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ امام احمد رضا کی ذہنی وفکری وسعت کا اندازہ ترجمہ کنزالایمان کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ جب ایک صاحبِ علم وفضل ترجمہ کرتا ہے تو برسوں کے مطالعات ومشاہدات اس کے دل میں آتے چلے جاتے ہیں اور جو کچھ وہ بولتا یا لکھواتا ہے وہ برسوں کی محنت کا نچوڑ ہوتا

ہے۔اس کو سرسری نگاہ سے نہ دیکھنا چاہئے بلکہ مترجم کے فکری
اور علمی پس منظر میں اس ترجمہ کو دیکھنا اور پرکھنا چاہئے ،اردو
میں قرآنِ حکیم کے مکمل اور جزوی تراجم کی تعداد کچھ کم نہیں
ہمارے اندازے کے مطابق مکمل اور جزوی تراجم کی تعداد
۱۲۳ر ہے۔ان کثیر تراجم کی موجودگی میں فاضلِ بریلوی کا
ترجمہ جملہ تراجم میں ممتاز نظر آتا ہے کہ جن آیاتِ قرآنی کے
ترجے میں ذرا بے احتیاطی سے حق جل مجدہٗ اور حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بے ادبی کا شائبہ نظر نہیں
آتا ہے فاضلِ بریلوی نے ایسی آیات کا ترجمہ ایسی احتیاط اور
کامیابی کے ساتھ کیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔"

(ڈاکٹر مسعود احمد "حیاتِ علمی اور ادبی خدمات")

چند سال سے شیخ الازہر دکتور سید محمد طنطاوی کی سرپرستی میں چلنے والا
تحقیقی ادارہ "مجمع البحوث الاسلامیہ" قاہرہ مصر نے کنزالایمان
کو تحقیق و تمحیص کے بعد اردو زبان کا مستند ترجمۂ قرآن قرار دیا اور اس کی
اشاعت وترویج کی ترغیب بھی دی۔

مصر سے کنزالایمان کے متعلق سند کے اجراء کی خبر "جمعیۃ
الدعوۃ الاسلامیۃ العالمیۃ" ۔لیبیا کے اہتمام سے عربی ،انگریزی اور
فرانسیسی زبانوں میں شائع ہونے والے اخبارات ہفت روزہ "الدعوۃ" نے
۲۶ربیع الاول ۱۴۲۱ھ کے شمارے میں شائع کی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی زندگی مبارک

عام حالات وعادات

۱۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ بہت ہی خلیق، غریب پرور اور سخی تھے۔ آپ کے گھر سے کوئی سائل کبھی خالی نہیں گیا۔ بیوہ گان اور حاجت مندوں کے لئے ماہوار رقم مقرر تھی، یہ امداد صرف مقامی لوگوں تک محدود نہیں تھی بلکہ بریلی شریف سے باہر کے لوگوں کو بذریعہ منی آرڈر رقوم بھیجی جاتیں۔

۲۔ فتویٰ اور تعویذ دعا پر نذرانہ تک نہیں لیتے تھے۔

۳۔ بدمذاہب کے لئے امام احمد رضا کی ہستی برہنہ شمشیر تھی اور سنیوں کے لئے شاخِ گل کی مانند نرم و نازک اور لچکدار۔

۴۔ آپ ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' کی تصویر اور ''اشداء علی الکفار و رحماء بینھم'' کی تفسیر تھے۔

۵۔ کتب حدیث پر کوئی کتاب نہیں رکھتے تھے۔

۶۔ جانب قبلہ کبھی نہیں تھوکتے نہ پاؤں پھیلاتے۔

۷۔ ٹھٹھا لگا کر کبھی نہ ہنستے۔

۸۔ نماز باجماعت مسجد میں عمامہ اور انگرکھے کے ساتھ ادا کرتے خواہ کیسی بھی گرمی کیوں نہ ہو۔

۹۔ وضو اور غسل میں حد درجہ احتیاط فرماتے۔

۱۰۔ منگل اور جمعہ کو کپڑے بدلتے البتہ اگر عید یا بقرعید، میلادِ مصطفٰے یعنی ۱۲ ربیع شریف کا دن جمعرات یا ہفتہ کو پڑتا تو دونوں روز لباس تبدیل فرماتے۔

۱۱۔ آپ ہمیشہ بشکلِ نامِ اقدس ''محمد'' ﷺ بنا کر استراحت فرماتے تھے۔ دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھتے اور پاؤں سمیٹ لیتے جس سے سر ''میم''، کہنیاں ''ح''، کمر ''میم''، پاؤں ''دال'' بن جاتے اور اس طرح نامِ اقدس بن جاتا۔

۱۲۔ میلادِ پاک کی محفل میں ذکرِ ولادت کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے، باقی شروع سے آخر تک ادباً دوزانو بیٹھے رہتے۔

۱۳۔ اگر زائرِ حج مدینہ منورہ کی زیارت کے بغیر آتا تو اس سے قطعاً نہیں ملتے اور جو سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حاضری کا شرف حاصل کر کے آتا تو اس کے قدموں کو بوسہ دیتے۔

۱۴۔ خط بنواتے وقت اپنا شیشہ کنگھا استعمال فرماتے۔

۱۵۔ چیز داہنے ہاتھ سے دیتے، داہنے ہاتھ سے لیتے، بائیں ہاتھ سے دینے لینے والوں کو سختی سے تلقین کرتے۔

۱۶۔ آپ گنتی داہنی طرف سے لکھنا شروع کرتے مثلاً ۷۸۶ لکھنا ہوتا تو پہلے ۶، پھر ۸، پھر ۷ لکھتے۔

۱۷۔ آپ کی ہرادا سنت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق تھی۔

۱۸۔ لفافہ پر ملکہ وکٹوریہ یا کسی بھی انگریز کی تصویر والا ٹکٹ الٹا لگاتے یعنی سر نیچے اور ٹانگ اوپر، اور فرماتے کہ انہیں الٹا لٹکا دیا۔

چند کرامتیں

امجد علی پھانسی سے بری:

۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے کہ جناب امجد علی صاحب ساکن بھینسوڑی شکار کو گئے گولی غلطی سے آدمی کو لگ گئی اور وہ مر گیا۔ امجد علی گرفتار ہو گئے۔ پولیس نے آپ پر قتل عمداً ثابت کر دیا اور پھانسی کا حکم ہو گیا۔ کچھ احباب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمت بابرکت میں پہنچے اور عرض کیا حضور امجد علی کو پھانسی کا حکم ہو گیا ہے دعا فرما دیں۔ اعلیٰحضرت نے فرمایا ہم نے اسے رہا کیا۔ تاریخ مقررہ سے کچھ پہلے لوگ ملاقات کے لئے گئے اور رونے لگے، امجد علی

صاحب نے کہا آپ لوگ جاؤ آرام کرو اس تاریخ میں گھر پر آ کے ملوں گا، میرے مرشدِ برحق اعلیٰ حضرت نے فرمادیا ہے کہ ہم نے تجھے رہا کردیا۔ سب لوگ چلے گئے پھانسی کی تاریخ پر والدہ ملنے گئیں اور رونے لگیں امجد علی نے ان سے بھی کہا کہ گھر جاؤ انشاءاللہ گھر آ کر ناشتہ کروں گا اس کے بعد ان کو پھانسی گھر لے جایا گیا۔ پھانسی دینے سے پہلے حسب دستور پوچھا گیا کہ کوئی خواہش ہے امجد علی نے کہا کیا کرو گے پوچھ کر میرا وقت ابھی نہیں آیا ہے، سب حیرت میں تھے کہ یہ کیسا آدمی ہے ادھر ان کو تختے پر لے جا کر گلے میں پھندہ ڈالدیا کہ تار آتا ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کے بیٹے ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کی خوشی میں اتنے خونی اور اتنے قیدی چھوڑ دیئے جائیں۔ فوراً امجد علی کو تختے سے اتار کر رہا کردیا گیا۔

مردہ زندہ ہوگیا:

حضرت مفتی غلام سرور صاحب رضوی نے اپنی کتاب الشاہ احمد رضا میں اس واقعہ کو مختصراً بیان کیا کہ شیخ حبیب الرحمٰن صاحب اسکیونگ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (حال متعین محکمہ انٹی کرپشن لاہور) کا واقعہ ہے کہ بچپن میں آپ کو نمونیہ بخار ہوا اور اسی میں آپ کا انتقال ہوگیا گھر میں کہرام مچ گیا کہ اکلوتا ہی لڑکا تھا اور وہ ختم ہوگیا کفن وغیرہ کا انتظام ہونے لگا شیخ صاحب نے کہا کہ میرے والدین بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت کے زیرِ سایہ ایک قریبی مکان میں رہائش پذیر تھے، والدہ روتی ہوئی اعلیٰحضرت کے پاس پہنچیں اور کہنے لگیں حضور میرا لڑکا مرگیا یہ اکلوتا لڑکا آپ ہی کی دعا سے

نصیب ہوا تھا حضور مجھے اپنا لڑکا چاہئے اس کو زندہ کیجئے ، اعلیٰ حضرت نے چھڑی اٹھائی اور شیخ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے ۔ سب حاضرین تعظیماً کھڑے ہو گئے اور یہ سمجھے کہ اعلیٰ حضرت بھی تعزیت کے لئے تشریف لائے ہیں ۔ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی نے فرمایا پردہ کیجئے ذرا ہم بھی دیکھیں ، پردہ ہوا ، اعلیٰ حضرت میت کے قریب پہنچے تو والدہ پھر چیخنے چلانے لگیں کہ میرا لڑکا زندہ کیجئے مجھے اور کچھ نہیں چاہئے ۔ اعلیٰ حضرت نے بچے کے اوپر سے کپڑا ہٹایا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر فرمایا آنکھیں کیوں نہیں کھولتا دیکھ تو تیری والدہ کیا کہہ رہی ہیں ، اتنا فرمانا تھا کہ بچے نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور رونا شروع کر دیا ۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا یہ بچہ تو زندہ ہے کون کہتا ہے کہ مر گیا ۔ پھر تو ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی اعلیٰ حضرت نے اس پر محبت و شفقت کا ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ معلوم ہونے لگی ۔ آج بھی لاہور میں وہی شیخ حبیب الرحمٰن صاحب موجود ہیں اور اس وقت تک لمبی عمر پا چکے ہیں ۔

دل کے خطرات پر آگاہی :

ایک بار اسمِ اعظم کا ذکر نکل آیا تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا ہر شخص کے لئے اسمِ اعظم الگ الگ ہوتا ہے ۔ اور جتنے حاضر تھے سب کے لئے اسم اعظم الگ الگ تجویز فرمایا ۔ سید قناعت علی صاحب کی باری تھی کہ عصر کی اذان ہو گئی اور جلسہ برخاست ہو گیا ۔ سید صاحب کو حسرت رہ گئی اس وقت تک دل میں یہی کسک رہی ، مکبر نے تکبیر کہی ''حی علی الفلاح'' پر اعلیٰ حضرت اٹھے اور

مصلے پر دایاں قدم رکھا اس وقت سید صاحب بالکل مایوس ہو کر دل میں کہنے لگے کہ آج یہ پہلی مثال ہے کہ میں محروم رہ جاتا ہوں ۔ اعلیٰ حضرت نے فورا ان کی طرف مڑ کر فرمایا۔ آپ کے لئے اسم اعظم ''یا خالق یا اللہ'' ہے پھر تکبیر تحریمہ کہی۔

حضرت غازی کمال شاہ علیہ الرحمہ کے مزار کی نشاندہی:

تقریباً ۱۳۲۰ھ میں اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہ بسل پور حضرت مولوی عرفان علی صاحب کے دولت خانے پر تشریف لے گئے ۔ مولوی عرفان علی صاحب سے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ کیا اس بستی میں کسی ولی اللہ کا مزار شریف ہے ۔ انہوں نے عرض کیا حضور یہاں تو کسی مشہور ولی کا مزار میری نظر میں نہیں ۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا مجھے ولی اللہ کی خوشبو آرہی ہے میں ان کے مزار پر فاتحہ پڑھنے جاؤں گا ۔ تب مولوی عرفان علی صاحب نے عرض کیا حضور ہاں بالکل اس بستی کے کنارے پر ایک قبر ہے جنگلی علاقہ ہے ایک کوٹھری بنی ہے اسی کے اندر وہ قبر ہے، آپ نے فرمایا چلئے ۔ اعلیٰ حضرت اس گمنام مزار پر تشریف لے گئے اور آپ نے اس چاردیواری کے اندر جا کر دروازہ بند کر لیا ۔ اور تقریباً پون گھنٹے تک اندر رہے، سینکڑوں کا مجمع تھا، عینی شاہدوں خصوصاً مولوی عرفان علی صاحب کا بیان ہے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا دو لوگ آپس میں گفتگو فرما رہے ہیں، ان اوقات میں ایک ولی نے ایک ولی سے کیسے ملاقات کی اور کیا کیا راز و نیاز کی گفتگو فرمائی ۔ کسی کو معلوم نہیں ہاں جب آپ باہر تشریف لائے تو چہرہ پر جلال روشن تھا،

بارعب آواز میں فرمایا بیسل پوروالوتم اب تک تاریکی میں تھے۔ یہ اللہ تعالٰی کے زبردست ولی ہیں۔ غازیانِ اسلام سے ہیں اور سہروردی سلسلے کے ہیں قبیلۂ انصار سے تعلق رکھتے ہیں، غازی کمال شاہ ان کا نام ہے انہوں نے شادی نہیں کی تھی۔ تم لوگوں کا فرض ہے کہ ان سے فیض حاصل کرتے رہو۔ ان کے مزار شریف کو عمدہ طور پر تعمیر کرو۔ اعلیٰ حضرت کا یہ فرمانا تھا اسی وقت سے لوگوں کا ہجوم لگنے لگا اور آپ کی بارگاہ سے لوگ مستفیض ہونے لگے۔ اب وہ اجاڑ جنگل نما خطہ تھوڑے ہی دنوں صحن گلزار ہو گیا۔

مرادآباد کی گفتگو بریلی میں ظاہر:

شیخ المحدثین حضرت علامہ مولانا الحاج سید شاہ محمد دیدار علی صاحب الوری کے صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مولوی حکیم شاہ سید نعیم الدین مرادآبادی سے دوستانہ تعلقات بہت وسیع تھے ایک بار آپ مرادآباد تشریف لائے تو صدر الافاضل نے فرمایا کہ بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب جو ایک بہت بڑے عالم باعمل ہیں ان کی زیارت کے لئے چلئے۔ شیخ المحدثین مولانا الحاج سید شاہ محمد دیدار علی صاحب نے فرمایا انہیں جانتا ہوں، پٹھان خاندان سے ہیں، طبیعت سخت اور غصہ زیادہ ہے مختصر یہ کہ حضرت صدر الافاضل اپنے دوستانہ زور کے تحت بریلی شریف لے گئے جب محلہ سوداگران اعلیٰ حضرت کے در اقدس پر پہنچے اور اعلیٰ حضرت سے مصافحہ ہوا تو حضرت شیخ المحدثین نے کہا حضور مزاج کیسے ہیں تو سیدنا اعلیٰ حضرت نے فرمایا سید صاحب کیا پوچھتے ہو پٹھان خاندان سے ہوں، طبیعت

سخت اور غصہ زیادہ ہے۔ حضرت شیخ المحد ثین حیران تھے کہ مراد آباد میں ہم دو کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی اعلیٰ حضرت نے اپنے کشف و کرامت سے معلوم فرمالیا، اور وہی لفاظ دہرا دیئے اور یہ بھی جان لیا کہ میں سید ہوں۔ پھر آپ نے اعلیٰ حضرت کی دست بوسی فرمائی سلسلہ عالیہ رضویہ میں داخل ہوئے اور اسی وقت بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔

قطب وقت کے وصال کی خبر:

بریلی شریف کے مشہور و معروف بزرگ قطب وقت حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمہ جب کہیں تشریف لے جاتے راستے میں بچے ملتے تو دعا کے لئے عرض کرتے میاں پاس ہونے کی دعا کر دیجئے تو حضرت دھوکا شاہ صاحب فرماتے جاؤ فیل ہو جاؤ گے یہ سن کر بچے پریشان ہوتے تو پھر بلاتے اور فرماتے میرا نام دھوکا شاہ ہے۔ جس کو کہہ دیا پاس ہو جاؤ گے وہ فیل ہو گیا اور جس کو کہہ دیا فیل ہو جاؤ گے تو وہ پاس ہو گیا۔ جن کا عالم یہ تھا کہ جب وصال کا وقت آیا تو ایک روز پہلے بہشتی کو پیسے دے آئے، قبر کھودنے والے کو پیسے دے آئے، گھڑے والے کو پیسے دے آئے، کفن والے کو تختے والے کو پیسے دے آئے، حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان پر رہتے تھے رات کو تقریباً دو بجے وصال فرمایا گھر والوں کو بھی خبر نہیں صبح کو فجر سے پہلے محلہ سوداگران سے پیدل چل کر محلہ ذخیرہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ تشریف لے گئے حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان کی کنڈی کھٹکھٹائی حاجی

صاحب باہر آئے دیکھا اعلیٰحضرت تشریف لائے ہیں تو قدم بوسی کی اور عرض کیا کہ حضور اس وقت کیسے تکلیف فرمائی ۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا تم کو کچھ خبر بھی ہے حضرت دھوکا شاہ صاحب نے پردہ فرمالیا، حاجی صاحب نے گھر میں جا کر جو دیکھا تو دھوکا شاہ صاحب وصال فرما چکے تھے ۔ اللہ اکبر! وصال فرمایا حضرت دھوکا شاہ صاحب نے گھر میں گھر والوں کو بھی خبر نہیں اور اعلیٰحضرت سوداگران محلّہ میں رہ کر باخبر ہیں ۔ سبحان اللہ یہ ہیں اللہ والے ، رہتے ہیں کہیں دیکھتے ہیں کہیں ۔

عالمِ بیداری میں زیارتِ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان شہیدانِ محبت میں ہیں جن کے نزدیک حاضری حرمین کا اصل مقصود آستانہ نبوت کی زیارت ہے ۔ عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعتقاد یہ کہ اگر زیارت کی نیت نہ ہو تو حج کعبہ کا کوئی لطف حاصل نہیں اور اس حج میں کوئی جان نہیں جو نیت زیارت سے وابستہ نہ ہو ۔ چنانچہ اعلیٰحضرت جب دوسری مرتبہ زیارتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو شوقِ دیدار میں مواجہۂ اقدس کے سامنے کھڑے ہوکر درود و سلام پڑھتے رہے، اور یقین کیا کہ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرورت عزت افزائی فرمائیں گے ۔ اور بالمشافہ زیارت سے مشرف فرمائیں گے ۔ لیکن پہلی رات ایسا نہ ہوا تو ایک غزل لکھی جس کا مطلع یہ ہے:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

یہ غزل مواجہہ اقدس میں عرض کر کے انتظار میں مؤدب بیٹھے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سچے عاشق احمد رضا کے لئے دنیوی پردہ ہٹا کر اس طرح کرم فرمایا کہ عبدالمصطفیٰ احمد رضا نے اپنے آقا و مولیٰ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیداری کی حالت میں اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور زیارتِ مقدس کی اس خصوصی دولتِ کبریٰ ونعتِ عظمیٰ سے شرفیاب ہوئے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

فوراً بارش ہونے لگی:

ایک مرتبہ حضرت مولانا مولوی شاہ غلام حسین صاحب چشتی جو اعلیٰ حضرت سے عمر میں بڑے اور اعلیٰ حضرت کے والد ماجد کے دوستوں میں سے تھے یہ بریلی شریف تشریف لائے علم توقیت و نجوم میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ دورانِ گفتگو اعلیٰ حضرت نے دریافت فرمایا، فرمایئے بارش کا کیا اندازہ ہے کب تک ہوگی انہوں نے ستاروں کی وضع سے زائچہ بنایا اور فرمایا اس مہینہ میں پانی نہیں ہے، آئندہ ماہ میں بارش ہونے کی امید ہے۔ یہ کہہ کر وہ زائچہ اعلیٰ حضرت کی طرف بڑھایا۔ اعلیٰ حضرت نے دیکھ کر فرمایا اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے چاہے تو

آج بارش ہوانہوں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ ستاروں کی وضع کو نہیں دیکھتے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔ میں سب دیکھ رہا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ستاروں کے واضع اور اس کی قدرت کو بھی دیکھ رہا ہوں پھر اس مشکل مسئلہ کو اعلیٰ حضرت نے کس قدر آسان طریقہ پر سمجھا دیا۔ سامنے گھڑی لگی ہوئی تھی اعلیٰ حضرت نے ان سے پوچھا وقت کیا ہے بولے سوا گیارہ بجے ہیں۔ اعلیحضرت نے فرمایا بارہ بجنے میں کتنی دیر ہے۔ شاہ صاحب بولے ٹھیک پون گھنٹہ۔ اعلیٰ حضرت اٹھے اور بڑی سوئی کو گھما دیا فوراً ٹن ٹن بارہ بجنے لگے۔ اب اعلیٰ حضرت نے فرمایا آپ نے کہا تھا ٹھیک پون گھنٹہ ہے بارہ بجنے میں۔ شاہ صاحب بولے آپ نے اس کی سوئی کھسکا دی ورنہ اپنی رفتار سے پون گھنٹے ہی کے بعد بارہ بجتے اعلیحضرت نے فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے کہ جس ستارے کو جس وقت جہاں چاہے پہنچا دے وہ چاہے تو ایک مہینہ کیا، ایک ہفتہ کیا ایک دن کیا ابھی بارش ہونے لگے اتنا زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ چاروں طرف گھنگھور گھٹا چھا گئی اور بارش ہونے لگی۔

اعلیٰ حضرت کی آخری وصیت

جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اُسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینک دو۔ میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتا تا رہا

اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ضرور اپنی دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کردے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو، اور تمہیں کیا بتائے، اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو، حجۃ اللہ قائم ہو چکی، اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا، جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور و نجات ہے، اور جس نے نہ مانا اس کے لئے ظلمت و ہلاکت۔

دستِ حق پرست کی آخری تحریر

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ۲۵ رصفر ۱۳۴۰ھ جمعہ مبارکہ کو وصال سے دو گھنٹہ سترہ منٹ پیشتر تجہیز و تکفین وغیرہ سے متعلق ضروری وصایا جو چودہ اہم باتوں پر مشتمل ہے۔ قلم بند کرائے اور آخر میں بارہ بج کر اکیس منٹ پر خود دست اقدس سے حمد و درود شریف کے مندرجہ ذیل کلمات تحریر فرمائے۔

واللہ شہید ولہ الحمد

وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علی شفیع المذنبین والہ الطیبین وصحبہ المکرمین وابنہ و حزبہ الی ابدا الابدین امین والحمد للہ رب العلمین۔

شہید محبت کی دنیا سے روانگی کا ایمان افروز منظر

اعلیٰ حضرت نے ۲۵ رصفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ راکتوبر ۱۹۲۱ء کو جمعۂ مبارکہ کے دن دو بج کر ۳۸ رمنٹ پر عین اذانِ جمعہ میں اُدھر حی علی الفلاح کی پکار سنی ادھر روح پُرفتوح نے داعی الی اللہ کو لبیک کہا۔ فاضلِ جلیل حضرت مولانا حسنین رضا خان صاحب جو بنفسِ نفیس وصال کے وقت اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں حاضر تھے وہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

(اعلیٰ حضرت) نے وصیت نامہ تحریر کرایا پھر اس پر خود عمل کرایا۔ وصال شریف کے تمام کام گھڑی دیکھ کر ٹھیک وقت پر ارشاد ہوتے رہے، جب دو بجنے میں چار منٹ باقی تھے (تو آپ نے) وقت پوچھا عرض کیا گیا (کہ اس وقت ایک بج کر چھپن منٹ ہو رہے ہیں) فرمایا گھڑی کھلی سامنے رکھ دو۔ یکا یک ارشاد فرمایا کہ تصاویر ہٹا دو (حاضرین کے دل میں خیال گزرا کہ) یہاں تصاویر کا کیا کام۔ یہ خطرہ گزرنا تھا کہ خود ارشاد فرمایا یہی کارڈ لفافہ روپیہ پیسہ، پھر ذرا وقفہ سے برادر معظم حضرت مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب سے ارشاد فرمایا وضو کر آؤ قرآنِ عظیم لاؤ۔ ابھی وہ تشریف نہ لائے تھے کہ برادرم مولانا مصطفیٰ رضا خاں سے پھر ارشاد فرمایا اب بیٹھے کیا کر رہے ہو سورۂ یٰسین شریف اور سورۂ رعد شریف تلاوت کرو۔

اب (آپ کی) ظاہری عمر شریف کے چند منٹ رہ گئے ہیں۔ حسب الحکم دونوں سورتیں تلاوت کی گئیں۔ (آپ نے) ایسے حضورِ قلب سے اور

تیقظ سے سنیں کہ جس آیت میں اشتباہ ہوا یا سننے میں پوری نہ آئی یا سبقت زبان سے زیر وزبر میں اس وقت فرق ہوا خود تلاوت فرما کر بتادی۔

اس کے بعد سید محمود علی صاحب ایک مسلمان ڈاکٹر عاشق حسین صاحب کو اپنے ہمراہ لائے ان کے ساتھ اور لوگ بھی حاضر ہوئے اس وقت جو جو حضرات اندر گئے (آپ نے) سب کے سلام کے جواب دیئے اور سید محمود علی صاحب سے دونوں ہاتھ بڑھا کر مصافحہ فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت قبلہ سے حال دریافت فرمانا چاہا مگر آپ اس وقت حکیم مطلق جل مجدہ کی طرف متوجہ تھے ڈاکٹر صاحب سے اپنے مرض یا علاج کے متعلق کچھ نہ ارشاد فرمایا سفر کی دعائیں جن کا چلتے وقت پڑھنا مسنون ہے تمام وکمال بلکہ معمول شریف سے زائد پڑھیں پھر کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پورا پڑھا جب اس کی طاقت نہ رہی اور سینہ پر دم آیا ادھر ہونٹوں کی حرکت وذکر پاس انفاس کا ختم ہونا تھا کہ چہرۂ مبارک پر ایک لمعہ نور کا چمکا جس میں جنبش تھی جس طرح آئینہ میں لمعان خورشید کرتا ہے اس کے غائب ہوتے ہی وہ جانِ نور جسم اطہر سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۔خود اسی زمانہ میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا جنہیں (سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایک جھلک دکھا دیتے ہیں وہ شوقِ دیدار میں ایسے جاتے ہیں کہ جانا معلوم بھی نہیں ہوتا۔

۲۵ رصفر ۱۳۴۰ھ کو ٹھیک نماز جمعہ کے وقت. اس بات کا مشاہدہ ہوا کہ محبوبانِ خدا بڑی خوشی سے جان دیتے ہیں۔ جاں کنی کا وقت سخت ترین وقت

ہے لوگوں کے چہروں پر وحشت چھا جاتی ہے ورنہ کم از کم شکن پڑ جاتی ہے اور کیوں نہ ہو یہ جسم و روح سے دو پرانے دوستوں کے فراق کی گھڑی ہے مگر اعلیٰحضرت کے چہرۂ مبارک پر میں نے بجائے کلفت کے مسرت دیکھی۔ آپ وصال محبوب کی پہلے سے بشارت پا چکے تھے۔ وصالِ محبوب کا وقت قریب آ گیا ہے۔ عزیز و اقرباء گرد و پیش حاضر ہیں مگر آپ کسی کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے یقیناً آپ ایسی ذات سے عنقریب ملا چاہتے ہیں جو آپ کو سب پیاروں سے کہیں زیادہ پیاری اور محبوب حقیقی ہے۔

(وصایا شریف۔ص:۱۶-۱۷)

غسل شریف میں علمائے عظام، ساداتِ کرام اور حفاظ عالی مقام شریک تھے۔ جناب سیّد اظہر علی صاحب نے لحد کھودی حسبِ وصیت حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نے غسل دیا اور جناب حافظ امیر حسن صاحب مراد آبادی نے مدد دی۔ حضرت مولانا سیّد سلیمان اشرف پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، حضرت مولانا محمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما، حضر مولانا حسنین رضا خان صاحب، جناب سیّد محمود جان صاحب، سیّد ممتاز علی صاحب و دیگر حضرات پانی دینے میں مصروف رہے۔ حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خان صاحب مفتیِ اعظم ہند علاوہ دیگر خدماتِ غسل کے وصیت نامہ کی دعائیں بھی یاد کراتے رہے۔ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے مواضعِ سجود پر کافور لگایا۔

حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ نے کفن شریف بچھایا۔ الغرض غسل تکفین سے فراغ حاصل ہونے پر عورتوں کو زیارت کا موقع دیا گیا۔ گھر میں عورتوں کی اور باہر مردوں کی بے حد کثرت تھی ایسا جوش کبھی نہ دیکھا گیا۔ کاندھا دینے کی آرزو میں آدمی پر آدمی گرتا تھا۔ وجد وشوق نے لوگوں کو از حد خودرفتہ و بےخود بنا دیا تھا۔ جو جنازہ تک پہنچ گئے وہ ہٹنے کا نام نہ لیتے تھے۔ وہابی رافضی، نیچری بکثرت شرکت کی تمنا لئے منتظر تھے، ایک رافضی المذہب انتہائی کوشش اور پوری قوت صرف کر کے جنازہ تک پہنچا اسے ایک سنی نے یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ مدت العمر اعلیحضرت کو تم لوگوں سے نفرت رہی اس لئے جنازہ کو کاندھا نہ دینے دوں گا۔ جنازہ ہر وقت کم از کم بیس کاندھوں پر رہا۔ پورے شہر میں کسی جگہ نماز کی گنجائش نہ تھی اس لئے عیدگاہ کے وسیع میدان میں نمازِ جنازہ ہوئی پہلے سے عیدگاہ کے کسی معین راستے کا اعلان نہ تھا مگر دورویہ چھتیں عورتوں سے اور راستے مردوں سے بھرے ہوئے منتظر تھے کہ امام اہلسنّت مجدداعظم کا یہ آخری جلوس ہے لاؤ نظارہ کرلیں ۔ بعد نماز عیدگاہ میں زیارت کرائی گئی اور واپسی پر تمام راہ میں لوگوں نے دل کھول کر زیارت کی حسب وصیت ''کروڑوں درود'' والی نظم نعت خواں پڑھ رہے تھے۔ (ملخص وصایا شریف۔ص:۱۸-۱۹)

اعلیٰ حضرت بارگاہِ رسالت ﷺ میں

ادھر ۲۵ رصفر ۱۳۴۰ھ جمعہ کے دن دو بج کر ۳۸ رمنٹ پر بریلی شریف میں اعلیٰحضرت قبلہ دنیائے فانی سے روانہ ہورہے ہیں اُدھر بیت المقدس کے ایک شامی بزرگ ٹھیک ۲۵ رصفر ۱۳۴۰ھ کو خواب میں کیا دیکھ رہے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاضر دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے ایسا معلوم ہورہا ہے کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے، وہ شامی بزرگ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ میرے ماں باپ حضور پر قربان! کس کا انتظار ہے؟ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احمد رضا ہندی کا انتظار ہے۔ انہوں نے عرض کیا احمد رضا کون ہیں؟ حضور نے فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد انہوں نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ہندوستان کے بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور اب تک بقید حیات ہیں۔ پھر تو شوقِ ملاقات میں وہ ہندوستان کی طرف چل پڑے۔ جب بریلی پہنچے تو انھیں بتایا گیا کہ آپ جس عاشقِ رسول کی ملاقات کو تشریف لائے ہیں، وہ ۲۵ رصفر ۱۳۴۰ھ کو اس دنیا سے روانہ ہو چکا ہے۔

مزارِ پُر انوار

شہر بریلی محلہ سوداگران رضا نگر میں دارالعلوم منظر اسلام کے شمالی جانب ایک پیکر جلال و ہیبت بلند عمارت کے اندر آپ کا مزار پاک ہے ہر سال ۲۵ صفر المظفر کو آپ کا عرس مبارک شرعی حدود میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ جس میں ہندوستان و بیرونِ ہند سے لاکھوں عقیدت مند شریک ہو کر آپ کے روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں اور علمائے کرام کے مواعظ حسنہ سے اپنے قلوب کو منور و مجلّٰی فرماتے ہیں۔

فنا کے بعد بھی باقی ہے شانِ رہبری تیری
ہزاروں رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

☆☆☆

روحانی علاج

کند ذہنی کا علاج:

صبح نہار منہ تازہ روٹی پکا کرے مرتبہ ''یَا اَللّٰہُ'' لکھیں، اور کمزور ذہن والے بچے کو کھلائیں، ۲۱ ر دن تک عمل کریں، انشاء اللہ بچے کا ذہن کھل جائے گا اور خوب لگن سے پڑھنے لگے گا۔

ذاتی مکان بنانے کے لئے:

اگر کوئی شخص کرایہ دار ہو اور کاروبار کی حالت تنگ ہونے کی وجہ سے اس کو ذاتی مکان بنانے کی ہمت نہ ہو تو اسے چاہئے کہ ''یَامَالِکُ'' ہر روز دن میں ۱۰ ر ہزار کی تعداد کے مطابق کم سے کم ۳ ر سال تک ورد میں رکھے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو ایسے ذریعہ سے مالی امداد حاصل ہوگی کہ وہ سوچ بھی نہ سکے گا۔ اور اپنی خواہش کے مطابق خود کا مکان بنا سکے گا۔

لڑائی جھگڑے سے نجات کے لئے:

جس گھر میں جھگڑا رہتا ہو وہ ''یَــا سَلَامُ'' کو چلتے پھرتے پڑھتا رہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ہر طرح سے سلامتی اور امن قائم ہو جائے گی۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو ۱۳۱ مرتبہ روزانہ پڑھے، مقصد حل ہوں گے۔

محتاجی سے چھٹکارا:

صبح کی نماز کے بعد روزانہ ایک سو ایک مرتبہ ''یَاعَزِیْزُ'' پڑھنے والا، کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا اور نہ کبھی قرض دار ہوگا، اس کی ہمت بلند رہے گی، دوسروں کی نگاہوں میں باعزت رہے گا۔

بچہ خوبصورت پیدا ہونے کے لئے:

جو عورت یہ چاہتی ہو کہ اس کی اولاد خوبصورت پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ حمل ٹھہرنے کے تین ماہ بعد "یَامُصَوِّرُ" سوتے وقت ۳۳۴ مرتبہ پڑھنا شروع کر دے، اور بچے کی پیدائش تک اسے پڑھتی رہے، انشاء اللہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ خوبصورت اور صحیح سلامت پیدا ہوگا۔

جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے:

"یَا قَهَّارُ" کا ورد جادو کے اثرات ختم کرنے کے لئے بہت مفید ہے، اگر کسی مرد یا عورت پر کالے علم یعنی جادو کر دیئے گئے ہوں تو "یَا قَهَّارُ" کو سات دن تک ۱۸۳۶ مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں مگر اس کو پڑھنے سے پہلے ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور آخر میں ۱۱ مرتبہ سورۃ ناس پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ کالے علم کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

شادی کے لئے مال کا حاصل کرنا:

اگر کسی شخص کے لڑکی یا لڑکے کی شادی مال نہ ہونے کی وجہ سے رکی ہو تو لڑکی یا لڑکے کی والدہ یا باپ ۴۰ دن تک "یَاوَهَّابُ"، "یَا رَزَّاقُ" کو ۳۱۲۵ مرتبہ بعد نمازِ عشاء پڑھیں، اس کے بعد سجدے میں سر رکھ اللہ تعالیٰ سے اپنی مالی مشکل حل کرنے کی دعا کرے کم سے کم تین چلے اسی طرح کرے انشاء اللہ مال کے ملنے کا فوری طور پر کوئی ذریعہ بن جائے گا۔

رکی ہوئی شادی کا حل:

جن لڑکوں یا لڑکیوں کی شادیاں رک جاتی ہیں، اور ماں باپ کے لئے پریشانیوں کا سبب بنتی ہیں ایسی رکی ہوئی شادیوں کی راہ کو کھولنے کے لئے "یَافَتَّاحُ" کو روزانہ ۱۱۵۶ مرتبہ بعد نمازِ عصر ۴۰ دن تک پڑھیں اگر وہ خود نہ پڑھ سکے تو ان کے

ماں باپ میں سے کوئی ایک اس وظیفے کو پڑھے انشاء اللہ شادی کی راہیں کھل جائیں گی، اور رکاوٹ دور ہو جائے گی۔

نشہ کو ختم کرنے کے لئے:

ایسے لوگ جن کی اولاد میں نشے کا استعمال ہو یعنی شراب، افیون، اور ہیروئین وغیرہ انہیں ان بری عادت سے روکنے کے لئے ''یَا قَابِضُ'' کو ماں یا باپ روزانہ ۵۴۱۸ مرتبہ ۴۱ دن تک پڑھیں اور روزانہ پانی پر دم کر کے نشہ کرنے والے کو پلائیں، اگر وہ نہ پئے تو اس کے کپڑے پر چھینٹے لگائیں، جس کو اس نے پہنا ہو۔ انشاء اللہ نشے والا اس بری عادت سے رک جائے گا۔

کاروبار میں نفع ہوگا یا نقصان:

نیا کاروبار یا دوکان شروع کرنے میں فائدہ ہوگا یا نقصان یا کسی کے ساتھ تجارت کرنے میں اچھا ہوگا یا برا یہ باتیں معلوم کرنے کے لئے ''یَا خَبِیْرُ'' کو ۷ دن تک ۱۱ مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ جو بہتر ہوگا اس کے دل میں کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

شادی کا پیغام آنا:

اگر کسی کو شادی کا پیغام نہ آتا ہو تو ''یَا عَلِیُّ'' کو لڑکا یا لڑکی خود ۲۹۷۰ مرتبہ ۴۰ دن تک بعد نماز مغرب تنہائی میں بیٹھ کر پڑھے انشاء اللہ بہتر رشتے کا پیغام آئے گا اور جب رشتہ دیکھنے آئیں تو اسی کو پڑھتے رہیں، جو رشتہ بھی ہوگا تو بہتر ہوگا، شادی ہوگی تو فرمانبردار کے ساتھ ہوگی، ورنہ نہیں ہوگی۔

دلہن کی رخصتی کا وظیفہ:

جب کوئی دلہن گھر سے شادی کے موقع پر رخصت ہو تو اسے چاہئے کہ راستے میں دل میں ''یَا رَؤُفُ'' پڑھتی جائے، اور شوہر سے پہلی ملاقات تک پڑھتی رہے، انشاء اللہ شوہر ہمیشہ وفادار اور مہربان رہے گا، ایسے ہی کوئی دولہا دلہن کو گھر لا کر اس

وظیفہ کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دولہن سے ملاقات کرے تو بیوی ہمیشہ وفادار اور مہربان رہے گی، اور میاں بیوی کی زندگی خوش گوار رہے گی۔

بچوں کی ضد کا علاج:

اگر کسی کا بچہ ضد کرتا اور روتا ہو تو اسے چاہئے کہ ایک پیالہ لیکر اس میں پانی ڈال کر اس پر "یَامُقِیْتُ" کو ۵۵۰ مرتبہ پڑھے اور بچے کو پلائے، سات روز تک اس عمل کو کرے انشاء اللہ تعالی بچہ ضدیں چھوڑ دے گا اور خوش رہنے لگے گا۔

جسمانی کمزوری کا علاج:

ایسے لوگ جنہیں بھوک کم لگتی ہے اور جسم نہایت ہی دبلا، پتلا کمزور ہو یا ایسے بچے جن کو خوراک نہ لگتی ہو اور دیکھنے میں بڑے کمزور نظر آتے ہوں ان کیلئے "یَامُقِیْتُ" کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور ۱۱ دن تک پانی پر دم کر کے پلائیں انشاء اللہ اس کی برکت سے جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی اور تندرستی وصحت حاصل ہوگی۔

قرضہ وصول کرنے کے لئے:

اگر کوئی شخص قرضہ لے کر نہ دے اور پریشان کرتا ہو تو قرض واپس لینے کیلئے "یَاحَسِیْبُ" کو ۸۰۰ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھیں اور آخری دن پڑھائی کے بعد "یَاحَسِیْبُ" کو ایک کاغذ پر باوضو ۱۱ مرتبہ لکھیں، اور تعویذ بنا کر کسی درخت کی شاخ سے لٹکا دیں، انشاء اللہ قرضہ وصول ہوگا اور کسی قسم کا نقصان نہیں ہوگا۔

نافرمان اولاد کو فرمانبردار کرنا:

جس شخص کی اولاد نافرمان ہو تو اسے چاہئے کہ نافرمان بیٹے یا بیٹی کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر فجر کی نماز کے بعد "یَاشَھِیْدُ" کو ۳۱۹ مرتبہ ۷ دن تک پڑھے، انشاء اللہ نافرمان اولاد فرمانبردار ہوگی۔

حاملہ کی کمزوری کا علاج:

ایسی عورت جو حمل کی وجہ سے کمزور ہوگئی ہو یا بچے کی پیدائش کے بعد اس کے جسم میں طاقت نہ آرہی ہو تو اسے "یَـاقَوِیُّ" کو ۲۱۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۷ دن تک پلائیں، انشاء اللہ حمل کی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اور جسم کی طاقت بحال ہو جائے گی۔

تعمیری کام میں رکاوٹ دور کرنے کا عمل:

مکان، دوکان، یا کارخانہ وغیرہ کا تعمیری کام مشکل ہے چونکہ خواہ مخواہ کئی رکاوٹیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ جس سے تعمیری کام رک جاتا ہے۔ تعمیری کام کو بخوبی سرانجام دینے کے لئے تعمیری کام شروع کرنے سے پہلے "یَـامُبْـدِئُ" کو ۷ دن تک ۵۶۰۰ مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ تعمیری کام بغیر رکاوٹ کے پورا ہو جائے گا۔

رکے ہوئے کام کو شروع کرنا:

اگر کوئی شخص مکان، دوکان، کارخانہ یا فیکٹری کی تعمیر کر رہا ہو اور وہ تعمیر ہوتے ہوتے رک جائے تو اسے چاہئے کہ ۷ جمعہ بعد نماز جمعہ چند آدمی اکٹھا کر کے "یَـامُعِیْـدُ" کو ۱۸۰۰۰ مرتبہ پڑھائے، اور بعد میں کام پورا ہونے کی دعا کرے، انشاء اللہ کام دوبارہ جاری ہو جائے گا۔ ایسے ہی اگر کسی ٹھیکیدار کا ٹھیکہ رک گیا ہو تو اسے چاہئے کہ ٹھیکہ کے مکان پر "یَـامُعِیْدُ" کو ۲۱ دن تک ۵۱۰۰ مرتبہ خود پڑھے یا کسی سے پڑھائے انشاء اللہ ٹھیکے کے حالات درست ہو جائیں گے۔

بحمد اللہ

گدا اپنے کریم کا

محمد شاکر القادری فیضی رضوی، یار علوی

۱۸ ر صفر المظفر ۱۴۳۴ھ، یکم جنوری ۲۰۱۳ء

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

از اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہریار ارم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس سب کے فریاد رس
کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

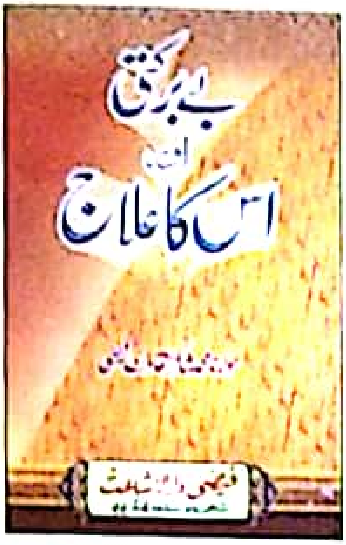
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں
سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گلِ پاک منبط پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

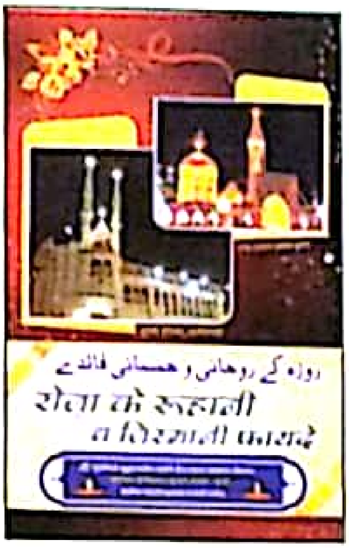
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام



















Published by:

KARWAN-E-AALA HAZRAT FOUNDATION

Shahi Para, Distt. Siddharth Nagar U.P.

Mob. 9414343408